ہم نام علماء کی پہچان

مؤلف

احمد رضا مغل مدنی

ہم نام علماء کی پہچان

مولف:
احمد رضا مغل

نام کتاب: ہم نام علماء کی پہچان

مولف: احمد رضا مغل

نظر ثانی: مولانا عبد العزیز مدنی

ڈیزائنگ: محمد نعمان انصاری
03122790146

نوٹ:

انتساب

ان علماء و محققین کے نام دنیا جن کی قدر نہ جان سکی

فہرست

تقریظ جلیل

استاذ الحدیث حضرت علامہ مولانا احمد رضا شامی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث : جامعۃ المدینہ فیضان بغداد کورنگی ڈھائی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والحمد للہ العلي العظیم

والصلاۃ والسلام علی النبي الأمین الروف الرحیم وعلی آله وأصحابه أجمعین

ومن تبعهم إلی یوم الدین أما بعد فقال الإمام مسلم في مقدمة صحیحه:

"الإسناد من الدین ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء"۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے علم روایت میں سند کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اگر قول کے قائل کی تفتیش نہ کی جائے تو ہر کوئی اپنی مرضی سے جو چاہے بیان کرے۔اور یہ صرف روایت حدیث کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ کوئی بھی خبر یا علم کی بات اس کے راوی اور قائل کی طرف نسبت کیے بغیر علم و تحقیق کی دنیا میں بے قیمت اور نا قابل قبول ہوتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ علم و حکمت کی ہر بات جاننے کے ساتھ ساتھ اس کے صاحب تک رسائی کو بھی ممکن بنایا جائے۔تاکہ یہ علمی سرمایہ تحقیق وتدبر کی محفل میں اپنی وقعت و منفعت برقرار رکھ سکے۔اور راویان حدیث اور صاحبان علم و حکمت کی معرفت کا سب سے بڑا اور اولین ذریعہ ان کے اسمائے گرامی اور ان کے مسمیات تک رسائی اور تعین ہے۔ کیونکہ اصحاب علم وفضل میں ایک نام یا کنیت ولقب کے ایک سے زائد اشخاص بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں، کتب رجال الحدیث اور مصادر اعلام اس کے شاہد ہیں۔ لہٰذا یہ کتب یا ان کے علاوہ وہ کتب جن میں علمائے کرام ورجال الحدیث کو مشہور نام و کنیت ولقب سے ذکر کیا جاتا ہے ان کی طرف مراجعت کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ ہم نام اشخاص سے ان کے وجہ امتیاز کے ساتھ آشنا ہو تاکہ نسبت اقوال میں خطا و اشتباہ سے محفوظ رہ سکے۔اس عظیم الشان فن پر اسلاف میں سے بہت سے مشاہیر نے کتب تصنیف فرمائیں۔دور حاضر میں اردو زبان کے پیرہن میں آسان اسلوب سے آراستہ و پیراستہ رسالہ دور حاضر کے ابھرتے ہوئے **فاضل نوجوان محقق متخصص فی الحدیث حضرت مولانا احمد رضا مغل مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ** نے بنام: "**ہم نام علماء کی پہچان**" قلم بند فرمایا جس میں امہات الکتب اور معتمد مصادر و مراجع سے استفادہ کرتے ہوئے کثیر ہم نام علمائے کرام کی پہچان کا بہترین سامان تشنگانِ علم و فضل کے لیے مہیا کیا ہے جس کے مطالعہ اور

مشمولات کو ذہن میں رکھنے کے بعد قراء کتب کے لیے ہم نام علماء کرام کے بارے میں اشتباہ سے محفوظ رہ کر اصل صاحب قول تک رسائی ممکن ہوسکے گی۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ مولانا احمد رضا مغل کی کاوش کو قبول فرمائے اور حلقہ علم و ادب میں مقبول فرماتے ہوئے مؤلف کے لیے باعث خیر وبرکت بنائے ان کے علم وفضل اخلاصِ واستقامت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی اس خدمت اور دیگر خدمات کو انکے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

خادم قرآن وحدیث احمد رضا شامی

29 شعبان المعظم 1446

تقریظ جلیل

حضرت مولانا محمد قاسم مدنی (چودھری) دامت برکاتہم العالیہ

ناظم و مدرس: تخصص فی الحدیث جوہر ٹاؤن لاہور

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین و علی آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المھتدین الاجمعین اما بعد

مصادر اسلامیہ میں سے ایک بنیادی مصدر **"علم حدیث شریف"** ہے، اور ہر مسلمان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا پر سر تسلیم خم کرتا ہے، اسی طرح حدیث شریف کے ساتھ ساتھ محققین علمائے کرام علوم حدیث پر بالخصوص توجہ دیتے ہیں۔ مدارس اسلامیہ میں جہاں حدیث شریف کی تدریس ہوتی ہے وہیں علوم حدیث کی بھی وسطانی اور فوقانی درجات میں درس وتدریس عرصہ دراز سے ہو رہی ہے، لیکن ان کتب کو پڑھنے کے باوجود تدریب نہ ہونے کی وجہ سے طالب علم علوم حدیث کی مباحث سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا پاتا، کیونکہ ان علوم میں تدریس کے ساتھ ساتھ تدریب کی حاجت ہوتی ہے۔ جب طالب علم تدریب کرے گا تو ہی وہ جان پائے گا کہ تحکیم حدیث کے لیے کن کن علوم کی کہاں کہاں حاجت پڑتی ہے، کون کون سی کتب کون کون سے مراحل کو طے کرنے کے لیے معاون و مددگار ہیں۔ اب اگرچہ باقاعدہ دراسۃ الاسناد پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں، لیکن طالب علم جب تک کسی ماہر کے تحت تدریب نہیں کرتا تب تک وہ ان کتب سے کما حقہ مستفید نہیں ہو پاتا، اور خود کو اس قابل نہیں بنا پاتا کہ وہ تحکیم حدیث جیسے دشوار ترین مرحلے کو طے کر سکے۔ اور جو افراد اسے بغیر کسی ماہر کی راہنمائی کے طے کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ بہت سی ایسی غلطیوں میں جا پڑتے ہیں کہ جن کا مداوا نہیں۔ اللہ کریم ہمیں علم نافع کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین۔

علوم حدیث کی مباحث میں سے ایک اہم مبحث "المتفق و المفترق" بھی ہے، اور دراسۃ الاسانید کے باب میں یہ بحث بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے کہ اگر تمیز راوی میں کوتاہی ہوئی تو نتائج تباہ کن ہوں گے۔ اس علم پر محدثین کرام نے باقاعدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں جن میں سر فہرست "المتفق و المفترق" للخطیب البغدادی اور دوسری کتاب "الانساب المتفقۃ فی الخط المتماثلۃ فی النقط و الضبط" لابن القیسرانی کی ہے۔ یہ دونوں کتابیں اس باب میں نہایت شاندار ہیں

۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ جیسے صلاحیتوں کا فقدان ہوا ہے وہیں ان دقیق ابحاث پر قلم اٹھانے والے بھی بہت قلیل ہو گئے ہیں۔

زیر نظر کتاب "**ہم نام علماء کی پہچان**" اسی فن کی ایک کڑی ہے جسے **عزیزم مولانا احمد رضا مغل حفظہ اللہ تعالی** نے نہایت محنت اور لگن کے ساتھ تلخیص و ترجمہ کر کے پیش کیا ہے۔ مولانا احمد رضا مغل مدنی عطاری صاحب اس وقت تک کئی ایک کتب پر کام کر چکے ہیں، میدان تحریر کے رجال سے ہیں۔

قلّت وقت کی بناء پر فقیر کو کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، ماشاء اللہ مولانا موصوف نے نہایت لگن سے اس کام کی تکمیل کی ہے۔ اللہ تعالی مولانا احمد رضا مغل زید مجدہ کی اس سعی جمیل کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ مولی تعالی ہمیں صحیح معنوں میں دین متین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبه الکریم صلی اللہ تعالی علیه و علی آله و اصحابه اجمعین۔

راقم الحروف: قاسم چوہدری
المتخصص فی الحدیث وعلومہ
ناظم و مدرس تخصص فی الحدیث لاہور
بتاریخ: ستائیس دسمبر دو ہزار چوبیس بعد از نماز عشاء
(27 .12 .24)

مقدمہ

تعارف، پہچان اور شناخت کے سلسلے میں انسان کے نام کی بڑی اہمیت ہے اس کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، علم رجال اوران کے تراجم پر کئی کتابیں لکھی جاچکی ہیں، جن میں مختلف علاقوں اور زمانوں کی شخصیات اور علماء کا مختصر اور تفصیلی دونوں طرح کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ان کے علاوہ دیگر کتابوں میں جب کسی شخصیت یا عالم کا تذکرہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو مصنف عموما مکمل نام ذکر کرنے کے بجائے صرف کنیت، نسبت ، قبیلہ، لقب لکھنے پر اکتفاء کرتاہے، لیکن بسااوقات ایک کنیت، نسبت یا لقب سے ایک سے زیادہ علماء وشخصیات مشہور ہوتی ہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ایک نام کی بھی کئی شخصیات مشہور ہیں، توایسی صورتحال میں اگر مصنف محض کنیت، یا نسبت یا لقب ذکر کرتاہے تو قاری کو تشویش ہوجاتی ہے کہ اس سے کونسی شخصیت مراد ہے۔ علم اسماء الرجال کے ماہرین نے اس سلسلہ میں بہت سی علامات وضع کی ہیں جن کی مدد سے ہم نام راویوں کے درمیان فرق کیا جاتا ہے مگر پھر بھی ایسا نازک مقام ہے کہ یہاں سلامتی سے گزر جانا بڑے کمال کی بات ہے اس رسالے میں مختلف کتب سے ایسے ہی چند ہم نام وہم لقب علماء وشخصیات کا مختصر تعارف اور ان کے درمیان فرق کو واضح کیا گیا ہے۔اگرچہ ان علماء کے علاوہ دیگر بھی کئی شخصیات کے نام اس طرح متشابہ اور ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔اس کتاب میں طبقات، سیر، تاریخ اور اعلام کی کتب سے مدد لی گئی ہے جس میں قابل ذکر کتاب "كواشف الضياء بتحرير المتشابه من اسماء مشاهير العلماء" (یہ کتاب احمد خالد الطحان کی ہے جس میں انہوں نے ہم نام علماء کے اسما کو جمع کیا ہے) سے استفادہ کیا گیا ہے۔

نیاز کیش:

احمد رضا مغل عفی عنہ

ہم نام علماء کی پہچان

اسفرائینی

اس نام کے دو افراد ہیں ایک فقیہ اور دوسرے محدث

(1) ابو حامد احمد بن محمد بن احمد

آپ کی ولادت 344 ہجری میں ہوئی، آپ فقیہ تھے اور آپ نے **مختصر المزنی** کی شرح لکھی ہے اور اس پر تعلیقات بھی لگائی ہیں جو 50 (پچاس) جلدوں پر مشتمل تھیں، آپ کی ایک کتاب اصول الفقہ کے نام سے بھی ہے۔ آپ کی وفات 406 ہجری بغداد میں ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 18 ص 193

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 4 ص 61

تاریخ بغداد ج 4 ص 348

(2) ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم

آپ فقیہ، متکلم، اصولی اور حدیث میں ثقہ تھے۔ نیشاپور کے مدرسے میں تدریس کی ہے، علماء نے آپ کو **"رکن الدین"** کا لقب دیا تھا، آپ اس لقب سے ملقب ہونے والے پہلے شخص تھے، آپ کی تصانیف میں اہم کتاب الجامع في اصول الدین و الرد علی الملحدین ہے۔ وفات نیشاپور میں 417 ہجری میں ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الفقہاء ص 126

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 4 ص 256

سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 353

وفیات الاعیان ج 1 ص 8

شذرات الذہب ج 3 ص 209

ابو بردۃ اشعری

اس نام کے دو افراد ملتے ہیں: ایک حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں نیز یہ صحابی رسول بھی ہیں، دوسرے آپ کے بیٹے اور تابعی بزرگ ہیں۔

(1) عامر بن قیس

آپ صحابی رسول حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور صحابی ہیں مگر غیر معروف ہیں

کنیت ابو بردۃ اشعری ہے

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

اسد الغابۃ ج 1 ص 1143

(2) عامر بن عبداللہ بن قیس الاشعری

آپ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں تابعی ہیں اور کوفہ میں فقیہ تھے اور وہیں قاضی رہے کنیت ابو بردۃ اشعری ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ دمشق ج 26 ص 43

بوصیری

اس نام کے دو افراد ہیں: ایک صاحب قصیدۃ البردۃ اور دوسرے محدث ہیں۔

(1) محمد بن سعید بن حماد الصنھاجی، البوصیری المصری

شرف الدین لقب ہے، 608 ہجری میں پیدا ہوئے، مشہور زمانہ قصیدہ بردہ شریف آپ ہی کا تحریر کردہ ہے، 696 ہجری اسکندریہ مصر میں وصال ہوا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الاعلام ج 6 ص 139

فوات الوفیات ج 2 ص 205

(2) احمد بن ابو بکر بن اسماعیل بن سلیم البوصیری الکتانی

شافعی المذہب ہیں، حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں، 762 ھجری میں پیدا ہوئے، 840 ہجری میں وفات پائی مشہور کتاب مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة ہے

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الضوء اللامع ج 1 ص 251،

حسن المحاضرۃ ج 1 ص 206

ابو حنیفہ

اس نام کے دو افراد ہیں: ایک مذہب حنفی کے امام ہیں اور دوسرے فلسفی ہیں۔

(1) ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (امام مذہب حنفی، امام اعظم)

مذہب حنفی کے امام ہیں فقیہ اور محدث اور تابعی ہیں بعض سیرت نگاروں نے جب "ابو حنیفہ" کا تعارف لکھا تو وہاں انہوں شبہ لاحق ہوا کہ یہ علم نباتات کے بھی ماہر ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ علم نباتات کے ماہر ابو حنیفہ وہ احمد بن داؤد ہیں جنہیں "ابو حنیفہ الدینوری" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(2) ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری

آپ حنفی المذہب تھے مؤلفین عرب میں آپ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے علم نباتات پر کتابیں لکھیں "النبات و الشجر" اور "اصلاح المنطق" لغت میں کتاب الفصاحة، علم نجوم میں، الانواء تحریر کیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الجواهر المضية ج 1 ص 67

المقتنى في سرد الكنى ج 1 ص 205

بغية الوعاة ج 1 ص 306

ابو حیان

اس نام کے دو افراد ہیں: ایک تو زندیق اور دوسرے مشہور نحوی ہیں۔

(1) ابو حیان، علی بن محمد بن العباس التوحیدی

- ❖ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے بارے میں احتمال ہے کہ یہ توحیدی تھے، توحید ایک فرقہ ہے اس فرقے کے لوگوں کو معتزلہ اھل العدل والتوحید کہتے تھے۔
- ❖ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ زندیق تھا شیراز میں پیدا ہوا ایک عرصہ تک بغداد میں رہا پھر رائے چلا گیا، ابن عمید اور ابن عباد کی صحبت میں رہا، مزید فرماتے ہیں: اسلام میں تین (3) لوگ زندیق ہیں: (1) ابن الراوندی (2) التوحیدی (3) المعری توحیدی کی گمراہی تو واضح ہیں مگر دوسروں کی نہیں
- ❖ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گمراہ اور ملحد تھا اس نے کئی کتب بھی لکھیں: **مقابسات ، الصدقة و الصديق ، بصائر و الذخائر ، المتاع و المؤانسة**

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المقتنى في سرد الكنى ج 1 ص 206

بغية الوعاة ج 2 ص 190

سير اعلام النبلاء ج 17 ص 119

وفيات الاعيان ج 5 ص 112

(2) ابو حیان، محمد بن یوسف بن علی الغرناطی الاندلسی

امام، مفسر، نحوی تھے اثیر الدین لقب تھا 654 ہجری میں پیدا ہوئے ظاہری تھے بعد میں شافعی مذہب اختیار کیا، آپ کی تصانیف میں **البحر المحيط ، شرح تسهيل لابن مالک** کتابیں مشہور ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المقتنى في سرد الكنى ج 1 ص 206 ،

الدرر الكامنة ج 6 ص 58 ،

البدر الطالع ج 2 ص 279

ابو داؤد

اس نام سے دو افراد ہیں: دونوں محدث ہیں ایک صاحب سنن ابی داوٗد ہیں اور ایک مسند الطیالسی کے محرر ہیں۔

(1) سلیمان بن داوٗد الطیالسی (صاحب مسند الطیالسی)

آپ حفاظ متقنین میں شمار ہوتے ہیں فارسی الاصل تھے اور بصرہ میں رہتے تھے پھر تحصیل علم کے لیے کئی شہروں کا سفر کیا، امام احمد بن حنبل اور امام علی بن مدینی رحمھما اللہ نے آپ سے روایات لیں اور یہ دونوں حضرات امام ابوداوٗد صاحب سنن کے شیوخ بھی ہیں، ان دونوں سے امام سجستانی نے روایات لیں اور امام طیالسی کی احادیث جمع کرکے مسند جمع کی جو مسند الطیالسی کے نام سے مشہور ہے 204 ہجری میں وفات ہوئی

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الثقات ج 8 ص 275 رقم 13423

تاریخ بغداد ج 9 ص 24

تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 257

(2) سلیمان بن الاشعث بن شداد (صاحب سنن ابی داوٗد)

سجستان علاقے سے تھے اور قبیلہ ازدی تھا، کتب صحاح ستہ میں مشہور کتاب سنن ابی داوٗد کے مصنف ہیں، اس کے علاوہ بھی آپ کی کتب المراسیل ، الزھد ، بعث ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الثقات ج 8 ص 282

تاریخ بغداد ج 9 ص 55

طبقات الحنابلۃ ج 1 ص 159

طبقات الحفاظ ج 1 ص 51

ابو عبیدۃ

اس نام سے دو افراد ہیں ایک لغوی اور دوسرے مفسر ہیں

(1) معمر بن المثنی

لغت اور ادب میں امام مانے جاتے ہیں، بصرہ میں 110 ہجری میں پیدا ہوئے 209 ہجری میں وفات ہوئی مشہور کتاب مجاز القرآن ہے۔

تذکرۃ الحفاظ میں امام ذھبی ان کا تعارف لکھنے کے بعد فرماتے ہیں یہ محدثین میں سے نہیں تھے بلکہ وہاں قلم سے سبقت ہو گئی ہے

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

اخبار النحويين ص 10

البلغة في تراجم ائمة النحوي و اللغة ص 76

تاريخ دمشق ج 59 ص 423

تذكرة الحفاظ ج 3 ص 272

(2) ابو عبیدۃ القاسم بن سلام بن عبداللہ

157 ہجری میں ولادت ہوئی تصانیف میں غریب الحدیث ، فضائل القرآن ، الاموال، 224 ہجری میں وفات ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سير اعلام النبلاء ج 10 ص 490

النجوم الزاهرة ج 2 ص 241

اخفش

اس نام سے تین افراد ہیں: اخفش کبیر، اخفش اوسط، اور اخفش صغیر

(1) ابو الخطاب عبد الحمید بن عبد المجید
اخفش کبیر کے نام سے مشہور ہیں، سیبویہ اور ابو عبیدہ معمر کے شیخ ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البلغة في تراجم ائمة النحو و اللغة ص 119

طبقات النحويين للزبيدي ص 40

انباه الرواة ج 2 ص 157

سير اعلام النبلاء ج 7 ص 323

(2) ابو الحسن، سعید بن مسعدة
پہلے بلخ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ چلے گئے، اخفش اوسط مشہور ہیں سیبویہ کے شاگرد ہیں، علم و ادب میں کافی دسترس تھی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المزهر" میں رقمطراز ہیں: جب بھی کتب نحو میں اخفش بولا جائے تو اس سے اخفش اوسط مراد ہوتے ہیں الا یہ کہ اکبر اور اصغر کی قید لگادی جاتی ہے۔
(المزھر ج 2 ص 388)

تصانیف میں تفسير معاني القرآن ، شرح ابيات المعاني ، الاشتقاق
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات النحويين للزبيدي ص 72

انباه الرواة ج 2 ص 36

البلغة في ائمة اللغة ص 86

بغية الوعاة ج 1 ص 590

(3)ابوالحاسن، علی بن سلیمان بن الفضل
اخفش صغیر کے نام سے مشہور ہیں امام مبرد اور ثعلب انہی کے شاگرد ہیں، ابن رومی شاعر نے اپنے بعض اشعار میں جن کی ہجو کی تھی وہ یہی اخفش ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات النحویین للزبیدی ص 115

انباہ الرواۃ ج 2 ص 276

وفیات الاعیان ج 3 ص 301

البلغة في تاريخ آئمة اللغة ص 158

اصفهانی

اس نام سے تین افراد ہیں ایک ادیب دوسرے مفسر اور تیسرے فقیہ

(1) ابو القاسم ، عبداللہ بن عبد الرحمن الاصفهانی

ادیب تھے تصانیف میں مشہور ایضاح المشکل لشعر المتنبي ہے

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں: الاعلام ج 4 ص 96

(2) ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل الاصفهانی یا اصبهانی

حکماء میں راغب کے نام سے شہرت رکھتے ہیں مفسر تھے، اصفہان سے ہیں بغداد میں رہے امام غزالی کے دور میں بڑی شہرت تھی، تصانیف میں المفردات في غريب القرآن ، محاضرات الادباء ، الذريعة الى محاسن الشريعة ہیں 502 ہجری میں وفات ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البلغة في تراجم ائمة و اللغة ص 19

معجم المؤلفين ج 4 ص 59

الاعلام ج 2 ص 255

(3) ابو عبداللہ، محمد بن محمد بن حامد

الکاتب الاصفہانی اور عماد کے نام سے معروف ہیں اصفہان میں 519 ہجری میں پیدا ہوئے، شافعی المذہب اور فقیہ تھے تصانیف میں خريدة القصر و جريدة العصر ہے 597 ہجری میں وفات ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سير اعلام النبلاء ج 21 ص 345

معجم الادباء ج 5 ص 419

وفيات الاعيان ج 5 ص 147

آلوسی

اس نام سے تین افراد ہیں ایک صاحب روح المعانی دوسرے فقیہ اور تیسرے صاحب روح المعانی کے پوتے ہیں۔

(1) ابو الثناء، محمود بن عبداللہ (صاحب روح المعاني)

لقب شہاب الدین اور الحسینی الالوسی ہیں 1217 ھجری میں پیدا ہوئے مفسر، ادیب، محدث، فقیہ اور لغوی تھے 1270 ہجری میں وفات ہوئی تصانیف میں روح المعاني في تفسير القرآن، الاجوبة العراقية و الاسئلة الايرانية، الخريدة الغيبة و كشف الظرة عن العزة ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

معجم المؤلفين ج 12 ص 175

الاعلام ج 7 ص 176

(2) ابو البرکات نعمان بن محمود بن عبداللہ

لقب خیر الدین ہے واعظ، فقیہ اور محقق تھے، نشا بغداد میں پیدا ہوئے، مختلف شہروں میں قاضی القضاء کے منصب پر فائز رہے تمام منصب کو ترک کرکے 1295 ہجری کو مصر کی طرف سے حج کے راستے نکل پڑے 1300 ہجری تقریباً دو سال وہاں رہے تدریس کی اور رئیس المدرسین کے لقب سے ملقب ہوئے، بغداد میں وفات پائی۔ تصانیف میں جلاء العينين في محاكمة الاحمدين، الجواب الفسيح لما لفقه عبد المسيح، صادق الفجرين، علي و معاوية، شقائق النعمان، الرد على بعض معاصرية

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

معجم المؤلفين ج 13 ص 107

الاعلام ج 8 ص 42

(3) ابو المعالی محمود شکری بن عبداللہ

1273 ہجری بغداد میں پیدا ہوئے، ان کے والد عبداللہ تھے 1291 ہجری جو کہ بذات خد بھی عالم دین تھے، ان دادا ابو الثناء محمود وہ صاحب روح المعانی تھے، اور ان کے چاچا نعمان خیر الدین وہ جلاء العینین کے مؤلف تھے، تصانیف میں **فتح المنان، بلوغ الارب في معرفة احوال العرب، شرح مسائل الجاهلية، شرح منظومة عمود النسب**، آپ کا وصال شوال 1342 ہجری بروز بدھ ہوا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

معجم المؤلفین ج 12 ص 169

اعلام ج 7 ص 172

انس بن مالک

اس نام سے دو افراد ہیں ایک صحابی رسول دوسرے امام مالک (مذھب امام مذھب مالکیہ) کے والد ہیں۔

(1) ابو حمزہ انس بن مالک الانصاری

معروف صحابی رسول ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

اسد الغابہ ج 1 ص 79

الاستیعاب في معرفة الاصحاب ج 1 ص 35

الاصابة في تمییز الصحابة ج 1 ص 126

(2) ابن ابی عامر الاصبحی المدنی

آپ امام مالک (امام مذھب مالکیہ) کے والد ہیں ان سے امام زہری اور امام مالک نے روایات لیں جن جن کتب میں امام مالک کا تذکرہ ہے وہاں ان کا بھی ذکر خیر موجود ہے جیسے سیر اعلام النبلاء، وفیات الاعیان، شذرات الذھب۔

ابن اثیر

ابن اثیر یہ کوئی ایک شخصیت نہیں بلکہ یہ تین شخصیات کا لقب ہے۔ تینوں بھائی ہیں اور تینوں بڑے علماء گزرے ہیں، لیکن ہر ایک کی مہارت، علم و فن میں الگ الگ ہے۔

(1) ابوالسعادات مبارک بن محمد

یہ سب سے بڑے بھائی ہے جو "ابن اثیر، مجد الدین" کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا اصل نام "ابوالسعادات مبارک بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الجزری" ہے۔ جزری، جزیرہ ابن عمر کی طرف منسوب ہے۔ ان کی کتب میں مشہور کتابیں **النهاية في غريب الحديث** اور **جامع الاصول فی احادیث الرسول** ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تعلیق الممجد ج 1 ص 65

(2) ابوالحسن عزالدین علی بن محمد (صاحب **أُسد الغابة في معرفة الصحابة**)

یہ منجھلے بھائی ہیں۔ جو "ابن اثیر، عزالدین" کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا اصل نام "ابوالحسن عزالدین علی بن محمد الجزری" ہے۔ بڑے مؤرخین میں ان کا نام آتا ہے۔ ان کی مشہور کتابوں میں **الكامل في التاريخ** اور **أُسد الغابة في معرفة الصحابة** ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تعلیق الممجد ج 1 ص 65

(3) ابوالفتح نصر اللہ

یہ سب سے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کا اصل نام "ابوالفتح نصر اللہ" ہے۔ جو "ابن اثیر ضیاء الدین" کے نام سے مشہور ہے۔ ان کی مشہور کتاب **المثل السائر في ادب الكاتب والشاعر** ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تعلیق الممجد ج 1 ص 65

ابن ابی شیبہ

اس نام سے چار افراد ہیں ایک مشہور محدث صاحب مصنف ابن ابی شیبہ ، دوسرے ان کے بھائی ، تیسرے مالکیہ مذھب کے محدث اور چوتھے بھی محدث تھے۔

(1) ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی (صاحب مصنف ابن ابی شیبہ)

مصنف ابن ابی شیبہ کے معروف مؤلف ہیں 159 ہجری میں پیدا ہوئے جو امام احمد بن حنبل ، علی بن المدینی ، اور اسحاق بن راھویہ رحمھم اللہ تعالیٰ کا زمانہ تھا آپ کی دو کتب مشہور ہیں المسند اور المصنف في الاحاديث و الآثار۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سير اعلام النبلاء ج 11 ص 122

تاريخ بغداد ج 10 ص 66

شذرات الذهب ج 2 ص 85

(2) ابو الحسن عثمان بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی العبسی

حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں 156 ہجری میں پیدا ہوئے کوفہ میں رہتے تھے وہاں سے مکہ ، رے ، بغداد کی طرف سفر کیے کتب میں المسند اور التفسير لکھیں مصنف ابن ابی شیبہ کے مؤلف کے بھائی ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الثقات ج 8 ص 454

سير اعلام النبلاء ج 11 ص 151

تاريخ بغداد ج 11 ص 283

(3) ابو یوسف، یعقوب بن شیبہ بن الصلت

بغداد میں رہتے اور کبار علماء حدیث میں سے تھے مالکی مذہب کی تعلیم دیتے تھے 182 ھجری میں پیدا ہوا آپ نے ایک مسند لکھی تھی جس کا نام "المسند الکبیر" تھا مگر اسے کبھی مکمل نہ کر سکے۔ ازھری کہتے ہیں میں نے کئی شیوخ سے سنا ہے کہ یہ کبھی اس مسند کو مکمل نہیں کر سکے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 14 ص 281

تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 118

طبقات الحفاظ ص 254

شذرات الذھب ج 2 ص 146

(4) ابو جعفر بن محمد بن عثمان بن ابی شیبہ العبسی

غلفان عبس سے تھے کئی محدثین نے مختلف جگہوں پر توثیق کی ہے، امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے آپ کی کتب کافی فائدہ مند تھیں جن میں التاریخ الکبیر ہے، 298 ہجری بغداد میں وفات پائی

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

میزان الاعتدال ج 3 ص 101

تاریخ بغداد ج 3 ص 42

تاج الشریعه

اس نام سے تین افراد ہیں ایک اصولی جنہیں تاج الشریعہ اکبر کہتے ہیں، دوسرے جنہیں تاج الشریعہ اصغر کہا جاتا ہے اور تیسرے حال ہی کے قریبی بزرگ امام اہلسنت کے پڑپوتے ہیں۔

(1) تاج الشریعہ اکبر احمد بن جمال الدین عُبید اللہ المحبوبی

مؤلف "تلقيح العقول في فروق المنقول" ہے ۔630ء ہجری میں وفات ہوئی

تفصیلی تعارف کے لیے: فتاوی عالمگیری، ج 1 ، ص 85

نوٹ:

انہیں صدر الشریعہ اکبر بھی کہا جاتا ہے۔

(2) تاج الشریعہ اصغر عُبید اللہ بن مسعود محمود بن عبید اللہ بن محمود صدر الدین المحبوبی

محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و مرید اسی وجہ محبوبی ہیں، النقاية کے مؤلف ہیں، 745 ہجری میں وفات ہوئی

تفصیلی تعارف کے لیے: فتاوی عالمگیری، ج 1 ، ص 85

نوٹ:

انہیں صدر الشریعہ اصغر بھی کہا جاتا ہے۔

(3) مفتی محمد اختر رضا خان ازہری

1943ء میں پیدائش ہوئی، فقیہ اور شاعر تھے، فاضل بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے ہیں، قاضی القضاء فی الھند کے طور پر بھی مشہور ہیں، تصانیف 40 سے زائد ہیں۔

ابن تیمیہ

اس نام سے چار افراد ہیں پہلے کو چھوڑ کر تین تو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

(1) ابو عبداللہ محمد بن الحضر بن محمد بن الحضر بن علی تیمیۃ الحرانی

542ہجری میں پیدا ہوئے مشہور کتاب **التفسیر الکبیر** اور **ترغیب القاصد** ہے

622ہجری میں وفات ہوئی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل طبقات الحنابلة ج 1 ص 244

المقصد الارشد في ذكر اصحاب الامام احمد ج 2 ص 407

(2) ابو البرکات عبدالسلام بن ابی القاسم الحضر بن محمد بن علی بن تیمیہ

مجد الدین لقب جبکہ فقیہ، محدث، مفسر، اصولی اور نحوی تھے اپنے زمانے میں پائے کے علماء میں شمار ہوتے تھے ابن تیمیہ (شیخ الاسلام والے) کے دادا ہیں بحران میں 590 ھجری میں پیدا ہوئے مشہور کتابوں میں **ارجوزة في علم القراءات، الاحكام الكبرى، المحرر في الفقة** 652ہجری میں وفات پائی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاريخ الاسلام ج 48 ص 127

الوافي بالوفيات ج 18 ص 260

ذيل على طبقات الحنابلة ج 4 ص 201

الدر المنضد ج 1 ص 395

(3) ابو المحاسن شہاب الدین عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ

627ہجری حران میں پیدا ہوئے ابن تیمیہ (شیخ الاسلام) کے والد ہیں ان کو ان کے والد نے چھوٹی ہی عمر میں فقہ پڑھانا شروع کر دیا تھا، اور حلب کی طرف سفر کیا کئی علماء سے سماع کیا، فقہ، اصول، فرائض، حساب اور علم ہیئت میں اچھی دسترس رکھتے تھے حنبلی المذہب تھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل مرآۃ الزمان ج 4 ص 185، 186

ذیل طبقات الحنابلۃ لابن رجب

البدایۃ و النہایۃ ج 13 ص 303

(4) ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ الحرانی الدمشقی (مشہور بہ شیخ الاسلام)
10 ربیع الاول 661 ہجری کو پیدا ہوا "شیخ الاسلام" کے لقب سے مشہور ہے، ان کا تعارف اور نظریات کے لیے متصلب سنی علما کی کتب کا مطالعہ بہتر رہے گا۔

ابن حجر

اس نام سے دو افراد ہیں اور دونوں مشہور ہیں ایک صاحب شرح **فتح الباري** اور دوسرے صاحب **الصواعق المحرقة** ہیں۔

(1) ابو الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی (صاحب شرح **فتح الباري**)

شہاب الدین اور حافظ الحدیث اور ابن حجر عسقلانی کے لقب سے مشہور ہیں آپ کو "حافظ الاسلام" کا لقب بھی دیا گیا ہے۔ 773 ہجری مصر میں ولادت ہوئی وہیں زندگی گزاری اور یہیں انتقال ہوا، شافعی المذہب تھے، معرفت حدیث، علل الحدیث اور رجال الحدیث میں بڑی گرفت تھی۔

آپ کی تصنیفات کی تعداد 150 سے زائد ہے۔آپ کی مشہور کتابوں میں بخاری کی شرح **فتح الباري ، الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة، لسان الميزان، الاحكام لبيان ما في القرآن من الاحكام، الكافي الشاف في تخريج احاديث الكشاف، تقريب التهذيب، الاصابة في تمييز اسماء الصحابة، تهذيب التهذيب، بلوغ المرام من ادلة الاحكام، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر، التلخيص الحبير في تخريج احاديث الرافعي الكبير** وغیرہ شامل ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

شذرات الذهب ج 7 ص 270

(2) ابو العباس احمد بن محمد بن محمد علی بن حجر الھیتمی (صاحب **الصواعق المحرقة**)

شافعی المذہب ہیں مصر کی ایک بستی ابی ہیتم کی طرف آپ کی نسبت کی جاتی ہے جہاں پر آپ کی پیدائش 909 ہجری میں ہوئی۔ صوفی مزاج کے مطابق چلتے تھے، آپ تحصیل علم کے لیے مکہ چلے گئے باقی زندگی وہیں گزاری اور وہیں 974 ہجری میں وفات ہوئی۔آپ کی مشہور کتابوں میں **مبلغ الارب في فضائل العرب ، الصواعق المحرقة على اهل البدع والضلال والزندقة ، تحفة المحتاج لشرح المنهاج ، الخيرات الحسان في مناقب ابي حنيفة النعمان ، الفتاوى الهيتمية ، الزواجر عن اقتراف الكبائر** وغیرہ شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البدر الطالع ج 1 ص 109

معجم المؤلفين ج 2 ص 152

ابن دقیق

اس نام سے دو افراد ہیں۔

(1) ابو الفتح، محمد بن علی بن وھب بن مطیع تقی الدین القشیری
مصر میں قاضی القضاء تھے، تصانیف میں احکام الاحکام اور الالمام بأحاديث الاحكام

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
تذكرة الحفاظ ج 4 ص 182
شذرات الذهب ج 6 ص 4
طبقات الشافعية الكبرىٰ ج 9 ص 207

(2) موسیٰ بن علی بن وھب بن مطیع القشیری
لقب سراج الدین، 641 ہجری مصر میں پیدا ہوئے، شافعی المذہب تھے، مصر میں آپ کا فتویٰ حرف آخر ہوا کرتا تھا، 685 ہجری میں وصال ہوا، تقی الدین ابن دقیق العید کے بھائی ہیں، مشہور کتاب میں المغني في فقه الشافعية ہے

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الشافعية الكبرىٰ ج 8 ص 376
طبقات الشافعية ج 2 ص 202

ابن رشد

اس نام سے دو افراد ہیں ایک دادا دوسرا پوتا۔

(1) ابو الولید، محمد بن احمد بن رشد

آپ کی پیدائش اور وفات قرطبہ میں ہوئی۔ آپ فقہاء مالکیہ کے بڑے علماء میں سے تھے۔ آپ کے پوتے بھی اسی کنیت سے مشہور ہے، اس لیے آپ کو ابن رشد الجد یا ابن رشد الاکبر یا ابن رشد الفقیہ کے لقب کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ مالکیہ کی کتابوں میں جہاں "ابن رشد" لکھا جاتا ہے، اس سے عموما یہی مراد ہوتے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں **المقدمات الممهدات ، البيان والتحصيل، مختصر شرح معاني الآثار للطحاوي، الفتاوىٰ، اختصار المبسوطة** اور **المسائل** شامل ہیں۔

(2) ابو الولید، ابن رشد اندلسی، محمد بن احمد

آپ بھی مالکی فقیہ اور عظیم فلسفی تھے۔ آپ نے ارسطو کی کتابوں کو عربی میں منتقل کیا اور اس پر بہت کچھ اضافہ بھی کر دیا۔ آپ کو اپنے دادا سے ممتاز کرنے کے لیے "الحفید" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے پچاس سے زائد کتابیں لکھیں۔ ان میں سے چند مشہور یہ ہیں: **منهاج الأدلة ،تهافت التهافت ،بداية المجتهد ونهاية المقتصد ،فصل المقال فيما بين الحكمة والشريعة من الاتصال ،فلسفة ابن رشد** اور **التحصيل** وغیرہ۔

زھری

اس نام سے دو افراد ہیں۔

(1) محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزھری (ابن شہاب زھری)

کنیت ابو بکر اور لقب اعلم الحفاظ ہے۔ بیلہ زھرہ بن کلاب کے طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو زھری کہا جاتا ہے، 50ھ میں پیدا ہوئے، معروف محدث ہیں، ابن حجر فرماتے ہیں کہ انکا طبقہ چوتھا طبقہ کہلاتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ رمضان 123ھ میں فوت ہوئے اور بعض کے نزدیک 124ھ میں ہے۔

(تہذیب التہذیب ابن حجر ج 2 ص205)

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تذکرۃ الحفاظ ج 1ص10

تھذیب الاسماء ج 1ص 92

(2) ابو علی الفارسی، حسن بن علی بن احمد

نحوی تھے 901ء میں پیدا ہوئے 987ء میں وفات ہوئی

ابن سید الناس

اس نام سے دو افراد ہیں۔

(1) ابو بکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ ابن سید الناس الیعمری الاندلسی الاشبیلی
عالم المغرب بھی لقب تھا 597 ہجری میں پیدا ہوئے مغرب (مروکو/مراکش) کے حفاظ حدیث میں شمار ہوتے تھے
تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:
شذرات الذهب ج 5 ص 297

(2) ابو الفتح محمد بن محمد بن احمد فتح الدین ابن سید الناس الیعمری الربعی
681 ہجری میں پیدا ہوئے مؤرخ، علم ادب کے جانے والے، حافظ الحدیث، اور شاعر تھے اشبیلیہ میں پیدا ہوئے، اور مصر میں وفات پائی، تصانیف میں عیون الآثار في فنون المغازی، والشمائل و السیر و بشری اللبیب في ذکري الحبیب اور قصیدۃ شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الدرر الكامنة ج 5 ص 476
الاعلام ج 7 ص 34

شہاب الدین سہروردی

اس نام سے دو افراد ہیں۔

(1) ابو حفص عمر بن محمد بن عبداللہ شہاب الدین سہروردی

آپ کی ولادت 539 ہجری سہرورد میں ہوئی، اور وفات 632 ہجری بغداد میں ہوئی، شیخ الشیوخ لقب اور سلسلہ سہروردیہ کے پیشواہ ہیں، تصانیف میں عوارف المعارف ، نغبة البيان في تفسير القرآن ،اور جذب القلوب الی مواصلة المحبوب شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج22ص 377

(2) ابوالفتح یحیٰی بن حبش بن امیرک شہاب الدین سہروردی

آپ کی ولادت 549 ہجری سہرورد میں ہوئی، آپ کی بعض فلسفیانہ اور صوفیانہ آرا کی وجہ سے علماء وقت نے آپ کے قتل کا فتویٰ دیا، سلطان الظاہر غازی نے آپ کو قلعہ حلب میں مقید کر دیا اور وہیں 587 ہجری کو تختہ دار پر لٹکا دیا، تصانیف میں حكمة الاشراق ، التلويحات ، هياكل النور اور المشارع والمطارحات شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

نوٹ :

دونوں حضرات کے لقب ایک جیسے ہونے کی وجہ سے کئی بار مغالطہ بھی ہو سکتا ہے، اس وجہ سے جہاں بھی شہاب الدین سہروردی آئے تو عموماً اس سے پہلے والے ابو حفص عمر شہاب الدین سہروردی مراد ہوتے ہیں یا شیخ شہاب الدین سہروردی لکھا جاتا ہے، اور دوسرے والے نام میں تمیز کے لیے شہاب الدین صاحب "حكمة الاشراق" لکھا جاتا ہے۔

صدر الشریعہ

اس نام سے تین افراد ہیں: ایک صدر الشریعہ الاکبر، دوسرے صدر الشریعہ اصغر اور تیسرے صاحب بہار شریعت ہیں۔

(1) صدر الشریعہ الاکبر احمد بن جمال الدین عُبید اللہ المحبوبی
مؤلف "تلقيح العقول في فروق المنقول" ہے 630 ہجری میں وفات ہوئی
(فتاوی عالمگیری، ج 1، ص 85)

(2) صدر الشریعہ اصغر عُبید اللہ بن مسعود محمود بن عبید اللہ بن محمود صدر الدین المحبوبی
محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد و مرید اسی وجہ محبوبی ہیں، النقاية کے مؤلف ہیں، 745 ہجری میں وفات ہوئی۔ (فتاوی عالمگیری، ج 1، ص 85)

(3) صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی
نومبر 1882ء کو ولادت ہوئی، حکیم، محقق، فقیہ، محدث، محشیٰ، شارح اور شاعر تھے، فاضل بریلی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے، 6 ستمبر، 1948ء کو وفات پائی، مشہور کتب میں بہار شریعت، کشف الاستار حاشیہ شرح معاني الآثار ، التحقيق الكامل في حكم قنوت النوازل، فتاویٰ امجدیہ شامل ہیں
تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:
مقدمہ بہار شریعت، طبع مكتبة المدينه

ابن الطحان

اس نام سے تین افراد ہیں۔

(1)ابوالھیثم خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید

حافظ الحدیث اور الامام الثبت تھے، عبدالحمید بن بیاد اور یعقوب الفسوی کہتے ہیں رجب المرجب 179 ہجری میں وفات پائی

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

رجال البخاری ج 1 ص 226

سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 277

تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 190

طبقات الحفاظ ص 20

(2)ابوالقاسم اسماعیل بن اسحاق بن ابراھیم القیسی القرطبیؒ

مالکی المذہب،اور المدونۃ کے مصنف تھے 384 ہجری میں وفات پائی

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الديباج المذهب في معرفة اعيان علماء المذهب ج 1 ص 50

ترتیب المدرک وتقریب المسالک ص 468

سیر اعلام النبلاء ج 16 ص 502

تاريخ علماء الاندلس ج 1 ص 67

(3)ابوالقاسم یحییٰ بن علی بن محمد بن ابراھیم الحضرمی المصری

مؤرخ تھے،تاریخ علماء مصر کے نام کتاب لکھی ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

معجم المؤلفين ج 13 ص 213

ترتيب المدرك وتقريب المسالك ص 493

الاعلام ج 13 ص 213

(4) ابوالحسن احمد بن محمد بن سلامۃ عبداللہ الدمشقی
شوال المکرم 328 ہجری میں پیدا ہوئے انہیں ابن طحان ادیب جانا جاتا ہے سابقہ ابن طحان المؤرخ کے نام سے تفریق کرتے ہوئے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المنتظم ج 8 ص 25

النجوم الزاهرة ج 4 ص 264 قضاة دمشق

ابن عساکر

اس نام سے پانچ افراد ہیں: پہلے صاحب تاریخ دمشق ہیں، دوسرے ان کے بیٹے، تیسرے اور چوتھے بھتیجے ہیں، پانچویں طبیب تھے۔

(1) ابو القاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ

ثقۃ الدین ابن عساکر، حافظ الرحالۃ، محدث دیار شامیہ اور رفیق السمعانی القاب ہیں، 499 ہجری دمشق میں پیدا ہوئے، 571 ھجری دمشق میں ہی انتقال ہوا، مشہور تصانیف میں: **تاریخ دمشق الکبیر المعروف تاریخ ابن عساکر ، الاشراف علی معرفۃ الاطراف،تبتین کذب المفتري في مانسب الی ابي الحسن الاشعري ، معجم الصحابۃ ، معجم النسوان ، معجم الشیوخ و النبلاء۔**

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 7 ص 216

طبقات الشافعیۃ ج 2 ص 13

(2) ابو محمد قاسم بن ھبۃ اللہ بن عساکر

یہ صاحب تاریخ دمشق کے بیٹے ہیں، دمشق کے محدث تھے، 527 ھجری میں پیدا ہوئے، مصر سفر کیا اور وہاں کے مشائخ سے تحصیل علم کیا، مشہور کتب میں **الجامع المستقصیٰ في فضائل الاقصیٰ**، اور **الجھاد** ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 21 ص 405

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 8 ص 352

شذرات الذھب ج 4 ص 347

(3) عبد الصمد بن عبد الوھاب بن حسن بن محمد بن عساکر الدمشقی ثم مکی،

حافظ الحدیث تھے، 614 ھجری میں ولادت ہوئی، چالیس سال کی عمر میں مکہ چلے گئے، اور 686 ہجری مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، صاحب تاریخ دمشق کے بھتیجے کے بیٹے ہیں، کئ علوم و فنون میں مہارت تھی، تصانیف میں، **فضائل ام المؤمنین خدیجۃ (رضی اللّٰہ عنہا) ، احادیث عید الفطر ، فضل رمضان** شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

شذرات الذهب ج 5 ص 395

فوات الوفيات ج 1 ص 275

(4) ابو منصور عبدالرحمٰن بن محمد بن الحسن بن منصور بن عساکر الدمشقی،

550 ہجری میں پیدا ہوئے، اپنے دور میں شوافع کے امام تھے، آپ کے اساتذہ میں حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام الشافعی ہیں جنہیں سلطان العلماء کا لقب دیا جاتا ہے، حدیث اور فقہ میں آپ کی تصانیف ہیں جن میں: کتاب الاربعين في مناقب امهات المؤمنين کافی مشہور ہے، آپ صاحب تاریخ دمشق کے بھتیجے ہیں

(5) قاسم بن ابو غالب بن محمود بن عساکر الدمشقی

بہاء الدین کے نام سے مشہور ہیں، 629 ہجری دمشق میں پیدا ہوئے، ابتداء میں طبیب تھے مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے پھر فن حدیث میں مہارت حاصل کرکے تدریس کرتے رہے آخری عمر میں گھر میں گوشہ نشین ہوگئے، 723 ہجری میں دمشق وفات پائی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الدرر الكامنة ج 4 ص 279

الاعلام ج 5 ص 175

ابن عربی

اس نام دو افراد ہیں۔

(1) ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعافری، اشبیلی، مالکی، ابن عربی
آپ قاضی اور حفاظِ حدیث میں سے تھے۔ اشبیلیہ میں قاضی بھی رہے۔ آپ نے حدیث، فقہ، اصول، تفسیر، ادب اور تاریخ میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی مشہور کتابوں میں **العواصم من القواصم ،عارضة الاحوذي في شرح الترمذي احكام القرآن،القبس في شرح موطا ابن انس، الانصاف في مسائل الخلاف ،قانون التاويل** وغیرہ شامل ہیں۔

(2) ابو بکر، محمد بن علی بن عربی، حاتمی، طائی، اندلسی (صاحب **الفتوحات المكية**)
محی الدین لقب ہے، آپ مرسیہ، اندلس میں پیدا ہوئے اور پھر اشبیلیہ منتقل ہوئے۔ آپ عظیم متکلم اور فلسفی تھے۔ آپ کے بعض تفردات پر علماء نے سخت رد کیا ہے، بلکہ بعض علماء نے آپ پر کفر کا فتوی لگا کر مباح الدم قرار دیا تھا۔ آپ نے چار سو 400سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے چند مشہور یہ ہیں: **الفتوحات المكية،محاضرة الابرار ومسامرة الاخيار ،مفاتيح الغيب ،انشاء الدوائر** وغیرہ۔

ابن الاعرابی

اس نام کے دو افراد ہیں

(1) ابو عبد اللہ، محمد بن زیاد، المعروف بابن الاعرابی

مؤرخ، ادیب اور لغت کے بڑے عالم تھے۔آپ احول (بھینگے) تھے۔آپ کی مشہور کتابوں میں ،تاریخ القبائل، تفسیر الامثال اور الفاضل وغیرہ شامل ہیں۔

(2) ابو سعید، احمد بن محمد بن زیاد، ابن الاعرابی

آپ مشہور مؤرخ اور حدیث کے عالم تھے۔ شیخ جنید بغدادی کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور حرم مکہ کے شیخ بھی، اور مکہ میں ہی آپ کی وفات ہوئی۔آپ کی کتابوں میں المعجم ،طبقات النساك ، الاخلاص ومعاني علم الباطن وغیرہ شامل ہیں۔

ابن عقیل

اس نام کے دو افراد ہیں

(1) ابو الوفاء علی بن عقیل بن محمد بن عقیل

حنبلی المذہب تھے، آپ کی ایک کتاب تھی "الفنون" کے نام سے، جس کے بارے میں امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں: یہ کتاب تقریباً 400 جلدوں پر تھی، جس میں صرف، نحو، منطق، مناظرہ، وعظ، تفسیر، فقہ، اصول، لغت، اشعار، حکایات، وغیرہ کے فوائد تھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 2 ص 259

سیر اعلام النبلاء ج 19، ص 443

النجوم الزاهرة ج 5 ص 219

شذرات الذهب ج 4 ص 35

(2) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن محمد القرشی الھاشمی

بہاء الدین ابن عقیل سے بھی جانے جاتے ہیں، علم نحو کے جاننے والے اور اسی فن کے حوالے سے بڑی شہرت حاصل ہے، حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہیں، 698 ہجری قاھرہ میں پیدا ہوئے، ابن حیان کہتے ہیں: آسمان کے نیچے ابن عقیل سے بڑا کوئی نحوی نہیں، مصر کم مدت تک قاضی القضاء رہے، مشہور کتب میں الفیہ ابن مالک، التعلیق الوجیز علی الکتاب العزیز، جامع النفیس في فقه الشافعي آخری دو کتابیں مکمل نہیں ہوسکیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الدرر الكامنة ج 2 ص 266

البدر الطالع ج 1 ص 386

حسن المحاضرة ج 1 ص 310

شذرات الذهب ج 6 ص 214

بغیۃ الوعاۃ ج 2 ص 47

نوٹ: جب بھی ابن عقیل الحنبلی کہا جائے تو اس مراد ابوالوفاء علی بن عقیل ہیں اور جب ابن عقیل اللغوی کہا جائے تو اس سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہیں۔

غزالی

یہ نام دو لوگوں کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں بھائی ہیں

(1) ابو حامد محمد بن محمد غزالی

مشہور صوفی بزرگ ہیں، شافعی المذہب تھے، تصانیف میں احیاء علوم الدین، کیمیائے سعادت، اور مکاشفۃ القلوب ہیں۔

(2) ابو الفتح احمد بن محمد الغزالی الشافعی

مجد الدین لقب ہے، پانچویں صدی ہجری کے شافعی فقہاء و صوفیاء میں سے تھے وہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ اصغر بھی تھے۔ آپ 520ھ میں ایرانی شہر قزوین میں وفات پا گئے۔ آپ کی تصانیف میں الذخيرة في علم البصيرة ، لباب الإحياء (مختصر إحياء علوم الدين) ، سوانح العشاق ، بوارق الإلماع في الرد على من يحرِّم السماع ، تفسير سورة يوسف وقصة يوسف عليه السلام ، التجريد في كلمة التوحيد، كتاب الحق والحقيقة ،مدخل السلوك إلى منازل الملوك،اور لطائف الفكر وجواهر الدرر شامل ہیں۔

ابن کثیر

اس نام کے دو افراد ہیں: ایک قاری اور دوسرے صاحب البداية والنهاية ہیں۔

(1) ابو معبد عبداللہ بن کثیر بن عمرو المقری

آپ کی نسبت کنانی، داری، مکی ہے۔آپ کو "عطار" بھی کہاجاتا تھا، کیونکہ آپ عطر وخوشبو کا کاروبار کرتے تھے۔آپ کی پیدائش اور وفات مکہ میں ہوئی۔آپ بڑے عالم تھے اور سات مشہور قاریوں (قراء سبعہ) میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔

(2) ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، قرشی بصروی، دمشقی شافعی (صاحب البداية والنهاية)

عماد الدین لقب ہے۔آپ کی پیدائش شام میں ہوئی، لیکن دو سال کی عمر میں والد کی وفات ہوئی اور آپ گھر والوں کے ساتھ دمشق منتقل ہوگئے اور وفات بھی دمشق ہی میں ہوئی۔آپ حافظ الحدیث، مؤرخ اور عظیم مفسر ہیں۔آپ کی کتابوں میں چند مشہور یہ ہیں: تاریخ میں "البداية والنهاية"، تفسیر میں "تفسير القرآن العظيم" جو تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے۔

دیگر کتب میں طبقات الفقهاء الشافعيين، الاجتهاد في طلب الجهاد، جامع المسانيد، اختصار علوم الحديث، الفصول في اختصار سيرة الرسول اور التكميل في معرفة الثقات والضعفاء والمجاهيل شامل ہیں۔

ابن مفلح

اس نام کے چار افراد ہیں

(1) ابو عبداللہ محمد بن مفلح بن مفرج شمس الدین المقدسی رامینی ثم صالحہ
یہ ابن قیم الجوزی کا شاگرد تھا، 708 ہجری بیت المقدس میں پیدا ہوا اور دمشق میں وصال ہوا، ابن تیمیہ پر ایک کتاب لکھی اور دیگر تصانیف میں الآداب الشرعیۃ مشہور ہیں۔

(2) ابو حفص عمر بن ابراھیم بن مفلح الرامینی
نظام الدین لقب ہے، حنبلی المذہب تھے، صالحیہ میں قاضی القضاء رہے، 782 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور غزہ میں بھی قاضی القضاء رہے اور غزہ میں سب سے پہلے قاضی القضاء آپ ہی تھے، کئی آئمہ کے شیخ ہیں جن میں امام سخاوی بھی شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الضوء اللامع ج 6 ص 66

المقصد الارشد ج 2 ص 292

شذرات الذهب ج 7 ص 310

(3) ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن مفلح
رامین سے تھے، اپنے وقت کے حنابلہ کے شیخ تھے، 749 ہجری میں پیدا ہوئے، امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ایک ہیں، تصانیف میں طبقات الامام احمد، شرح المقنع موجود ہیں باقی تمام کتب ضائع ہو گئیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الضوع اللامع ج 1 ص 167

المقصد الارشد ج 1 ص 236

شذرات الذهب ج 7 ص 21

(4) ابو اسحاق ابراھیم بن محمد بن عبداللہ بن مفلح

برھان الدین لقب تھا، 816 ہجری دمشق میں پیدا ہوئے، حنبلی قاضی القضاء تھے، دیگر مذاھب ثلاثہ (حنفی، شافعی، مالکی) سے بہت تعصب رکھتے تھے۔

تصانیف میں المقصد الارشد في ذکر اصحاب الامام احمد، المبدع بشرح المقنع ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الضوء اللامع ج 1 ص 152

شذرات الذھب ج 7 ص 337

ابن مندہ

اس نام کے چار افراد ہیں :

(1) ابو عبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی،

220 ہجری حدود میں پیدا ہوئے ، حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں ، صاحب تاریخ اصبھان (حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق) کے دادا ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں :

طبقات الحنابلة ج 1 ص 328

وفیات الاعیان ج 4 ص 279

تذکرۃ الحفاظ 2 ص 219

شذرات الذهب ج 3 ص 145

(2) ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الاصبھانی

آل مندہ میں سے حافظ الحدیث ہیں ، چالیس (40) سال تک کئی بھی سفر نہ فرمایا ، تصانیف میں فتح الباب في الكنى و الالقاب، الرد على الجهمية ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں :

لسان الميزان ج 5 ص 70

تاريخ دمشق ج 52 ص 29

(3) ابو القاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحاق بن مندہ العبدی الاصبھانی

مشہور ابن مندہ کے بیٹے ہیں ، پہلے تو اہل سنت میں متشدد تھے لیکن تجسیم کے معاملے میں کچھ وھموں کا شکار تھے، 381 ہجری اصبھان میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی ، تصانیف میں اخبار اصبهان اور المستخرج من كتب الناس للتذكرة و المستطرف من احوال الرجال للمعرفة ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں :

سير اعلام النبلاء ج 18 ص 349

طبقات الحنابلة ج 2 ص 242

شذرات الذهب ج 3 ص 337

(4) ابوزکریا یحییٰ بن عبدالوھاب بن محمد بن محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ العبدی
434ہجری اصبھان میں پیدا ہوئے، تصانیف میں مناقب الامام احمد اور ذکر من عاش مائۃ و عشرین سنۃ من الصحابۃ ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب ص 56

سیر اعلام النبلاء ج 19 ص 395

وفیات الاعیان ج 6 ص 168

ابن نجار

اس نام سے 3 افراد ہیں

(1) ابو عبداللہ محمد بن محمود بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن محاسن

محب الدین لقب ہے اور مشہور ابن نجار یہی ہیں، حافظ الحدیث تھے بغداد سے تھے، وہیں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال ہوا، کئی ممالک میں سفر کیا جن میں، شام، مصر، حجاز، فارس وغیرہ شامل ہیں اور 27 سال تک مسلسل سفر میں رہے، تصانیف میں الکمال في معرفة الرجال، ذيل تاريخ بغداد لابن الخطيب، نزهة الورى في اخبار ام القرى اور نسبة المحدثين الى الآباء و البلدان ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص 147

الوافی بالوفیات ج 5 ص 9

شذرات الذهب ج 5 ص 226

(2) ابو البقاء محمد بن احمد بن عبد العزیز الفتوحی

تقی الدین لقب ہے اور ابن نجار سے شہرت ہے، آپ کے والد احمد بن عبد العزیز قاضی القضاء تھے، آپ حنبلی المذہب تھے اور قاضی القضاء بھی رہے ہیں، امام عبد الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں چالیس سال آپ کی صحبت میں رہا آپ نہ کسی پر تطن کرتے نہ زیادہ بات اور نہ کسی کے پاس بیٹھتے تھے، تصانیف میں منتهى الارادات في جمع المقنع مع التنقيح و زيادات، اور شرح الكوكب المنير ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

مختصر طبقات الحنابلة للشطی ص 87

الاعلام ج 6 ص 6

(3) ابو بکر احمد بن سلمان بن حسن بن اسرائیل النجاد

253 ہجری میں پیدا ہوئے، اپنے زمانے میں بغداد میں حنابلہ کے شیخ تھے، حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں، جامع المنصور میں جمعہ کے دن دو حلقے لگتے تھے، پہلا نماز سے پہلے جس میں مذہب امام احمد پر فتویٰ کے لیے اور دوسرا نماز کے بعد املاء حدیث کے لیے اس مجلس میں لوگ سماع کے لیے اتنے جمع ہو جاتے کہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد کے دروازے بند کرنے پڑتے، آپ کی آخری عمر نظر زائل ہوگئ تھی، تصانیف میں کتاب في السنن ، کبیر، اور الخلاف تھی جس کے 100 جزء تھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 2 ص 7

المقصد الارشد ج 1 ص 110

تاریخ بغداد ج 4 ص 189 تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 57

بختری

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو عبادہ الولید بن عبید بن یحییٰ التنوخی الطائی

عباسی شاعر تھے، 205 ہجری میں پیدا ہوئے، ابو تمام کے شاگرد تھے اپنے پورے شعر اس سے سیکھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 13 ص 477

تاریخ دمشق ج 63 ص 188

وفیات الاعیان ج 6 ص 21

(2) ابو جعفر محمد بن عمرو بن البختری بن مدرک بن سلیمان البغدادی الرزاز

251 ہجری میں پیدا ہوئے، بغداد کے محدث تھے، امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں: مسند العراق الثقۃ المحدث الامام۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 3 ص 132

الوافی بالوفیات ج 4 ص 291

شذرات الذهب ج 2 ص 350

بخاری

اس نام سے دو افراد ہیں: ایک صاحب **صحیح البخاری** اور دوسرے اصولی ہیں۔

(1) ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن المغیرۃ البخاری (صاحب **صحیح البخاری**)

مشہور امام بخاری یہی ہیں، حافظ الحدیث ہیں، بخارا میں پیدا ہوئے، حالت یتیمی میں پرورش پائی، 210 ھجری میں طلب حدیث کے لئے نکل پڑے اور خراسان، عراق، مصر، شام سفر کیا، مشہور کتب میں **الجامع الصحیح (صحیح البخاری)، تاریخ الکبیر، الضعفاء في رجال الحدیث، خلق افعال العباد** اور **ادب المفرد** شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الثقات ج 9 ص 113

تهذیب الکمال ج 24 ص 430

بدایة والنهایة ج 11 ص 24

تهذیب التهذیب ج 9 ص 41

(2) عبدالعزیز بن احمد بن محمد

علاء الدین بخاری لقب ہے، احناف میں اصول فقہ میں بڑا مقام رکھتے ہیں، تصانیف میں **کشف الاسرار علی اصول البزدوي، تحقیق شرح المنتخب** اور **شرح علی الهدایة** ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الجواهر المضیة ج 2 ص 428

تاج التراجم ص 135 **الاعلام** ج 4 ص 13

نوٹ :

علم حدیث میں جب بخاری کہا جائے تو اس سے مراد امام محمد بن اسماعیل ہوگا اور جب اصول میں بخاری کہا جائے تو اس سے مراد عبدالعزیز بن احمد ہوگا۔

بیهقی

اس نام سے تین افراد ہیں

(1) ابو القاسم اسماعیل بن حسن بن عبداللہ البیہقی

حنفی فقیہ ہیں اور اپنے وقت میں اصول و فروع کے امام تھے، آپ کی تصانیف میں الشامل، "الکفایة" یہ شرح القدوری لمختصر ابي الحسن الكرخي کی تلخیص ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة رقم الترجمه 492

الجواهر المضیة ج 1 ص 146

الاعلام ج 1 ص 312

(2) ابو بکر، احمد بن الحسین بن علی (صاحب دلائل النبوة)

خسروجرد بیہق نیشاپور کے گاؤں میں 384 ہجری میں پیدا ہوئے، آپ پوری زندگی کہیں نہیں گئے مگر یہ کہ بعد انتقال آپ کا جسم دوسری جگہ لے جایا گیا، امام الحرمین فرماتے ہیں: شوافع میں ایک ہی شافعی یہی ہیں جن کا شوافع پر احسان ہیں کثرت تصانیف اور تائید مذھب کی وجہ سے، آپ کی تصانیف میں السنن الکبریٰ، شعب الإیمان، دلائل النبوة وغیرہ شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعیة الکبریٰ ج 4 ص 8

تذکرة الحفاظ ج 3 ص 219

شذرات الذهب ج 3 ص 304

(3)ابوالفضل، محمد بن حسن البیہقی

مؤرخ تھے آپ کی ایک کتاب ہے کتاب فی تاریخ ناصر الدین محمود بن سبکتگین ہے جسے الناصری بھی کہتے ہیں آپ نے اس کتاب میں اس وقت کی سلطنت کا ہر ہر دن اور ہر ہر لمحے کا تذکرہ کیا ہے جو تقریباً 30 جلدوں پر مشتمل ہے اور دوسری کتاب **تاریخ البیہقی** ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الوافی بالوفیات ج 3 ص 20

الاعلام ج 6 ص 100

نوٹ :

احناف جب بھی **قال البیہقی** کہیں تو اس سے مراد ابوالقاسم البیہقی ہیں۔

اور جب شوافع **قال البیہقی** کہیں تو اس سے مراد ابو بکر صاحب **السنن ودلائل النبوۃ** ہوں گے۔

ترمذی

اس نام سے دو افراد ہیں: ایک جامع الترمذی کے مصنف اور دوسرے نوادر الاصول کے مصنف۔

(1) ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ بن سودۃ بن موسیٰ بن الضحاک الترمذی (صاحب جامع الترمذی)
نام محمد اور کنیت ابو عیسی ہے اور نسب یہ ہے: محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی بوغی ترمذی۔
پیدائش 210ھ کے میں ہوئی، بعض علما کے قول کے مطابق 209ھ میں ہوئی۔ حافظ الحدیث تھے، امام بخاری کے شاگرد ہیں اور مشہور امام ترمذی یہی ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تھذیب الکمال ج 26 ص 250

تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 633

(2) ابو عبداللہ، محمد بن علی بن الحسن بن بشر (صاحب نوادر الاصول)
حکیم ترمذی کے نام سے معروف ہیں۔ محقق، صوفی، اور عالم علم حدیث اور اصول تھے۔
آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے، تصانیف میں نوادر الاصول في احادیث الرسول، اور الفروق شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل طبقات الحفاظ ص 261

الاعلام ج 6 ص 272

تمیمی

اس نام سے دو افراد ہیں۔

(1)ابو الحسن، عبد العزیز بن الحارث بن اسد بن اللیث التمیمی الحنبلی

حنابلہ کے اصول و فروع میں کبار علماء میں شمار ہوتے ہیں، 317 ہجری میں پیدا ہوئے، فقیہ اور مصنف بھی تھے۔
کئی بڑے علماء کی صحبت میں رہے ہیں جیسے ابو القاسم عمر بن الحسین الخرقی، ابو بکر عبد العزیز۔
اصول فقہ، فقہ، فرائض اور دیگر علوم میں تصانیف لکھی ہیں۔ 371 ہجری میں انتقال ہوا۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 2 ص 139

تاریخ بغداد ج 10 ، ص 462

میزان الاعتدال ج 2 ص 624

(2)ابو الفضل، عبد الواحد بن عبد العزیز بن الحارث بن اسد التمیمی الحنبلی

341 ہجری میں پیدا ہوئے، کئی علوم میں مہارت رکھتے تھے، جامع المنصور میں املاء حدیث کرواتے تو مسجد بھر جاتی تھی ،آپ کے حلقوں میں وعظ اور فتویٰ بھی بتائے جاتے تھے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے قبر کے قریب دفن ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 11 ص 14

طبقات الحنابلة ج 3 ص 325

مناقب الامام احمد ص 690

جُبائی

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو علی، محمد بن عبد الوھاب بن سلام الجُبائی

مشہور ائمہ معتزلہ میں سے ہے، بصرہ کے گاؤں جبی کی طرف نسبت کرتے ہوئے جبائی کہا جاتا ہے، معتزلہ کا ایک گروہ جبائیہ بھی اسی کا ہے، یہ اپنے زمانے کا علم الکلام کا رئیس مانا جاتا تھا، اس کی ایک تفسیر بھی ہے جس کا نام "حافل مطول" تھا، اس تفسیر کا رد حضرت امام ابو الحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

مقالات الاسلامیین ج 1 ص 236

وفیات الاعیان ج 1 ص 480

سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 183

(2) ابو ھاشم، عبد السلام بن محمد بن عبد الوھاب الجبائی

متکلم اور شیخ المعتزلہ تھا۔ تصانیف میں تفسیر القران، الجامع الکبیر اور الابواب الکبیر شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات المفسرین ج 1 ص 301

وفیات الاعیان ج 2 ص 355

شذرات الذھب ج 2 ص 289

جرجانی

اس نام سے دو افراد ہیں: ایک صاحب **مئة عامل** اور دوسرے صاحب **شرح السراجية**۔

(1) ابو بکر، عبدالقاھر بن عبدالرحمٰن بن محمد الفارسی (صاحب **مئة عامل**)

شافعی المذہب تھے، جرجان میں پیدا ہوئے، ابو الحسن بن عبد الوارث اور ابو علی الفارسی صاحب "دلائل الاعجاز" سے تعلیم حاصل کی۔

تصانیف میں **المغنی و المقتصد، الایجاز، التکمة، التذکرة، المفتاح، الجمل، العوامل المائة (مئة عامل)، النحو، التلخیص، العمدة في التصریف، کتاب شرح الفاتحة، اعجاز القرآن الصغیر، اعجاز القرآن الکبیر، الرسالة الشافعیة، اسرار البلاغة** شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

بغیة الوعاة في طبقات الغویین و النحاة ج 2 ص 106

شذرات الذهب ج 3 ص 339

طبقات الشافعیة الکبریٰ ج 5 ص 149

طبقات الشافعیة ج 1 ص 252

(2) علی بن محمد بن علی الحنفی

مشہور شریف جرجانی ہیں، 740 ھجری میں پیدا ہوئے، شیراز میں درس دیتے تھے، 789 ہجری میں جب تیمور لنگ شیراز میں آیا تو آپ وہاں سے سمرقند آ گئے، تیمور کی وفات کے بعد دوبارہ شیراز چلے گئے، مرتے دم تک وہیں رہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد 50 (پچاس) سے زائد ہے جن میں چند یہ ہیں: **شرح مواقف الایجي، مقالید العلوم، تحقیق الکلیات، شرح السراجیة، رسالة في تقسیم العلوم**

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

بغیة الوعاة ج 2 ص 196

الضوء اللامع ج 5 ص 328

الاعلام ج 5 ص 8

جلال الدین

اس نام سے تین افراد ہیں: دو تو تفسیر جلالین والے اور ایک صوفی بزرگ ہیں۔

(1) ابو عبداللہ، محمد بن احمد بن محمد بن ابراھیم المحلی الشافعی

لقب جلال الدین ہے، امام جلال الدین سیوطی رحمۃاللہ علیہ کے استاد ہیں، عالم دین، فقیہ، اصولی اور مفسر تھے، تفسیر جلالین کے پہلے مفسر آپ ہی ہیں، 791 ہجری قاھرہ میں ولادت ہوئی، اور 864 ہجری میں 15 رمضان المبارک بروز ہفتہ وفات ہوئی۔ تصانیف میں كنز الراغبين شرح منهاج في فقه الشافعية، البدر الطالع، شرح الورقات، الانوار المضية، القول المفيد في النيل السعيد، الطب النبوي شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الاعلام ج 5 ص 333

شذرات الذهب ج 9 ص 447، 448

الخطط التوفيقية ج 15 ص 21، 22

الذيل التام على دول الاسلام ج 2 ص 80، 81

(2) ابوالفضل، عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق السیوطی الشافعی (صاحب تفسير جلالين)

جلال الدین والملۃ اور ابن الکتب، ابو الکتب آپ کے القاب ہے، 849 ہجری مصر کے قصہ اسیوط میں پیدا ہوئے۔ آپ مفسر، محدث، فقیہ، اور مؤرخ تھے، آپ کی تصانیف کی تعداد 500 (پانچ سو) سے زائد ہے جن میں مشہور و معروف کئی ایک کتب ہیں: تفسير جلالين، تفسير الدر المنثور، الاتقان، تاريخ الخلفاء، شرح الصدور، اللآلي المصنوعة في الاحاديث الموضوعة۔ آپ کا وصال 19 جمادی الاولی شب جمعہ 911 ہجری میں ہوا۔

(3) محمد بن محمد بن حسین حسینی خطیبی بکری بلخی

جلال الدین رومی، خداوندگار اور مولانا خداوندگار القاب ہیں، آپ کی ولادت بلخ میں 604 ہجری 6 ربیع الاوّل کو ہوئی، آپ مولانا شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے، آپ عالم دین اور مفتی اسلام تھے مگر شہرت صوفی شاعری سے ہوئی، آپ کی تصانیف میں **مثنوي، فيه ما فيه، ديوان شمس تبريز** ہیں۔

آپ کا وصال تقریباً 66 سال کی عمر میں 672 ہجری کو ہوا۔ آپ کا مزار مبارک انتہائی دلکش انداز پر تعمیر کیا گیا ہے جو اس وقت ترکیہ کے شہر قونیہ میں واقع ہے۔

غلط فہمی :

کئی تصاویر میں ان کے مزار کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک بتا کر بیچا جاتا ہے جو عوام کی غلط فہمی ہے یاد رہے سید عالم ﷺ کے مزار اقدس کی کوئی تصویر موجود نہیں۔ واللہ اعلم۔

جوھری

اس نام سے دو افراد ہیں: ایک محدث اور دوسرے لغوی ہیں۔

(1) ابو القاسم، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن محمد الغافقی الجوھری

مالکی المذہب تھے، امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: آپ نے مسند مؤطا لکھی جس میں اس کی علل، اختلاف الفاظ، لغت، تراجم رجال، کو ذکر کیا اور اس کتاب کا نام رکھا "**مشیخة مالک**"۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 16 ص 435

حسن المحاضرة ج 1 ص 451

شذرات الذهب ج 3 ص 101

(2) ابو نصر، اسماعیل بن حماد الجوھری

لغت دان اور نحوی تھے۔ کئی ممالک کا سفر کیا جن میں فاراب، عراق، بادیہ، حجاز مقدس، خراسان، نیشاپور، طھران شامل ہیں جب طھران پہنچے تو وہیں قیام فرمایا اور یہیں وصال ہوا۔ تصانیف میں **معجم الصحاح** اور **کتاب في العروض** ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البلغة في تراجم ائمة النحو و اللغة ص 10

بغية الوعاة ج 1 ص 446

حاکم

اس نام کے دو افراد ہیں دونوں ہم عصر ہیں

(1) ابو احمد، محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق النیسابوری الکرابیسی

حاکم کبیر کے نام سے جانے جاتے ہیں، امام حاکم صاحب مستدرک کے ہم عصر ہیں، کئی ممالک کا سفر کیا، اور آخری عمر میں بصارت چلی گئی۔ تصانیف میں الاسماء و الکنی، العلل، المخرج علی کتاب المزي، الشیوخ و الابواب شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 16 ص 370

طبقات الحفاظ ص 77

(2) ابو عبداللہ، محمد بن عبداللہ بن حمدویہ بن نعیم الضبی الطھمانی النیسابوری (صاحب مستدرک علی الصحیحین)

مشہور امام حاکم یہی ہیں، 321 ہجری میں پیدا ہوئے، لڑکپن میں اپنے والد اور ماموں سے تعلیم حاصل کی، خراسان، ماوراء النہر، میں امام بیھقی اور امام دار قطنی سے سماعت حدیث کیا۔

تصانیف میں مستدرک علی الصحیحین (مستدرک حاکم) تاریخ النیسابور، معرفۃ علوم الحدیث یا معرفۃ اصول الحدیث، الاربعین الاکلیل، المدخل الی الصحیح، آمالی العشّیات ،تسمیۃ من اخرجھم البخاری و مسلم، سئوالات الحاکم للدّار قطنی، سئوالات السجزی للحاکم ،علل الحدیث، فضائل شافعی، فضائل فاطمۃ الزھرا، کتاب الضعفاء، مدخل الی الاکلیل، معجم الشیوخ ،مُزَکّی الاخبار شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 5 ص 473

وفیات الاعیان ج 4 ص 280

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 3 ص 164

شذرات الذھب ج 3 ص 176

ختلی

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو اسحاق، ابراھیم بن عبداللہ بن الجنید الختلی

ابو نعیم اصفہانی، اور یحیٰی بن معین سے سماع کیا، ثقہ محدثین میں شمار ہوتے ہیں، تصانیف میں الزاھد اور الرقائق موجود ہیں، 270 ہجری میں وصال ہوا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 631

تاریخ بغداد ج 6 ص 120

طبقات الحنابلة ج 1 ص 96

تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 586

(2) ابو القاسم، اسحاق بن ابراھیم بن سنین الختلی

203 ہجری میں پیدا ہوئے، عراق، شام، اور جزیرۃ کا سفر کیا، تصانیف میں ایک کتاب کا تذکرہ ملتا ہے جس کا نام ہے "الدیباج في الحدیث"، آپ کا وصال جمعہ کے دن شوال المکرم میں ہوا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المقتنى في سرد الكنى ج 1 ص 54

تاریخ بغداد ج 6 ص 381

تاریخ دمشق ج 8 ص 115

خلال

اس نام سے تین افراد ہیں۔

(1)ابو بکر، احمد بن محمد بن ھرون الخلال البغدادی

فقیہ تھے۔ جامع مذھب امام احمد بن حنبل ہیں (یعنی حنابلہ کے مذھب کو جمع کرنے والے تھے)، وسیع علم والے تھے، تصانیف میں السنة، العلل، الجامع العلوم الامام احمد، الطبقات، تفسیر الغریب، اور اخلاق احمد شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 2 ص 21

سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 297

تاریخ بغداد ج 5 ص 112

شذرات الذھب ج 2 ص 261

(2)ابو بکر، عبد العزیز بن جعفر بن احمد بن یزداد بن معروف الحنبلی

غلام الخلال سے مشہور ہیں، اصولی، فقیہ اور مفسر تھے، حنبلی مذہب کے بڑے ائمہ میں شمار ہوتے ہیں، تصانیف میں تفسیر القران، الشافي، التنبیه، الخلاف مع الشافعي، المقنع في الفقه شامل ہی۔ں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

بقات الحنابلة ج 2 ص 119

تاریخ بغداد ج 3 ص 45

المقصد الارشد ج 2 ص 126

شذرات الذھب ج 3 ص 45

(3)ابو محمد، حسن بن محمد بن حسن علی الخلال

عالم و فاضل اور اهل بغداد سے تھے، 352 ہجری میں پیدا ہوئے، خطیب بغدادی کہتے ہیں: **المسند علی الصحیحین** کی تخریج اور ابواب بندی کی، ساتھ ساتھ رجال کے تراجم بھی لکھے، تصانیف میں **اخبار الثقلاء، المجالس العشر**، اور **من امالیه** شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المعین فی طبقات المحدثین ص 34

تاریخ بغداد ج 7 ص 425

تذکرة الحفاظ ج 3 ص 205

سیر اعلام النبلاء ج 18 ص 368

دارمی

اس نام سے تین افراد ہیں ایک صحابی رسول کے پوتے، دوسرے صاحب **مسند دارمی**، تیسرے بھی محدث ہیں۔

(1)ابو جعفر، احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان الدارمی السرخسی

180ہجری میں پیدا ہوئے، آپ کے دادا صحابی رسول حضرت منذر بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، نیشاپور میں قاضی القضاء کے منصب پر فائز رہے، امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ہمارے پاس خراسان سے احمد بن سعید دارمی سے زیادہ فقیہ کوئی نہیں آیا، آپ رجال الحدیث، تاریخ اور علل حدیث میں اچھی دسترس رکھتے تھے، اور ھرات میں معرفۃالحدیث کا درس دیتے تھے، 253ہجری میں وفات ہوئی۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 234

تاریخ بغداد ج 4 ص 166

شذرات الذهب ج 2 ص 127

(2)ابو محمد، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن الفضل بن بھرام التمیمی الدارمی السمرقندی (صاحب **مسند دارمی**)

181ہجری میں پیدا ہوئے، حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں، کئی ممالک کا سفر کیا جن میں حجاز مقدس، شام، مصر، عراق، خراسان اور ایک خلق کثیر نے آپ سے سماع حدیث کیا، سمرقند میں قاضی القضاء رہے ہیں، تصانیف میں **المسند، الجامع الصحیح (مسند دارمی)** ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الثقات لابن حبان ج 8 ص 364

تاریخ بغداد ج 10 ص 29

تاریخ دمشق ج 29 ص 310

(3) ابو سعید، عثمان سعید بن خالد الدارمی السجستانی

محدث ہرات ہیں، 200 ہجری میں پیدا ہوئے، آپ جہمیہ کے رد پر کافی کام کیا۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المقصد الارشد ج 2 ص 198

تاریخ دمشق ج 38 ص 361

سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 319

داؤد

اس نام سے دو افراد ہیں اور دونوں باپ بیٹے ہیں

(1) ابو سلیمان، داؤد بن علی بن خلف الاصفھانی

ظاھری لقب ہے، 201 ہجری میں پیدا ہوئے
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

وفیات الاعیان ج 1 ص 185

تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 136

(2) ابو بکر، محمد بن داؤد بن علی بن خلف الظاھری

یہ سابقہ تعارف والے کے بیٹے ہیں وہ داؤد کے نام سے جانے جاتے ہیں اور یہ ابن داؤد کے نام سے، یہ فقیہ، ادیب، مناظر، اور شاعر تھے، ان کی کئی کتب ہیں جن میں **الوصول الی معرفۃ الاصول** کافی شہرت رکھتی ہے
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

وفیات الاعیان ج 3 ص 390

تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 660

تاریخ بغداد ج 5 ص 256

ذوالخویصر

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) حرقوص بن زھیر التمیمی

یہ خوارج کا سردار تھا، اور یہ وہ بدبخت تھا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غنائم تقسیم کرتے وہ کہا تھا "اعدل"

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

اسد الغابة ج 1 ص 341

الاصابة في تمييز الصحابة، حرف ذال ج 2 ص 39

حرف حاء ج 2 ص 411

(2) ذوالخویصر

یہ ایک یمنی بدو تھا، جس نے مسجد میں پیشاب کیا اور پھر یہ دعا مانگی اللهم ادخلني و محمدا الجنة۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

اسد الغابة ج 1 ص 342

الاصابة في تمييز الصحابة حرف ذال ج 2 ص 311

رازی

اس نام سے چار افراد ہیں

(1)ابو عبداللہ، محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن، التمیمی البکری الرزای (فخرالدین رازی)
فخرالدین رازی لقب ہے امام مشہور امام رازی یہی ہیں، امام، مفسر، محدث تھے، 544 ہجری رے میں پیدا ہوئے، خوارزم، ماوراءالنہر، اور خراسان کا سفر کیا، تصانیف میں **مفاتيح الغيب في التفسير، لوامع البينات في شرح اسماء الله تعالیٰ و صفات، معالم اصول الدين، المحصول في علم اصول فقه، لباب الاشارات**، آپ کا ہرات میں انتقال ہوا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
وفيات الاعيان ج 4 ص 248
سير اعلام النبلاء ج 21 ص 500
مرآة الجنان 4 ص 7
طبقات الشافعية للاسنوي ج 2 ص 175
العقد المذهب ص 149

(2)ابو حاتم، محمد بن ادریس بن المنذر بن مہران الغطفانی الحنظلی الرازی
حافظ مشرق مشہور ہیں، امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کو جمع کیا، ترتیب دی، اور اپنے زمانے میں معرفت رجال الحدیث کے حوالے مرجع علماء تھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الشافعية الكبریٰ ج 2 ص 207
شذرات الذهب ج 2 ص 171

(3)ابو بکر، احمد بن علی الرازی
جصاص مشہور ہیں، رے میں سے تھے، 305 ھجری میں پیدا ہوئے، حنفی فقیہ تھے، بغداد میں رہے اور وہیں درس دیتے تھے، تصانیف میں احكام القرآن ، شرح مختصر شيخه ابيدي الحسن الكرخي ، شرح الجامع الصغير ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الحنفية ج 1 ص 84
طبقات السنية في تراجم الحنفية ج 1 ص 122

(4)ابو بکر، محمد بن یحیٰ بن زکریا الرازی
عالم اور مسلم طبیب تھے، 250 ہجری میں رے میں پیدائش ہوئے، آپ نے طب کے علاوہ ان ان موضوعات پر درس دیتے تھے ریاضیات، فلسفہ، فلک، فیزیاء، کیمیاء، منطق اور ادب، تصانیف میں آپ کی کتاب الحاوی فی الطب بہت مشہور ہے جو 30 جلدوں پر مشتمل ہے یا یوں کہا جائے کہ طب کے موضوع پر سب سے پہلا موسوعہ ہے اور یہ کتاب اپنے زمانے کہ معتمد علیہ کتاب رہی ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الفهرست لابن نديم ج 1 ص 299
اخبار العلماء باخيار الحكماء للقفطي ص 114

ابو زرعہ رازی

بعض حضرات رازی میں مشتبہ ہو جاتے ہیں اور انہی میں ابو زرعہ رازی کو شامل کرتے ہیں حالانکہ کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابو زرعہ نام سے بھی تین علماء ہیں ایک رازی، ایک دمشقی اور ایک عراقی ہیں

(1) ابو زرعہ، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی (امام ابو زرعہ رازی)

مشہور امام ابو زرعہ رازی یہی ہیں، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے ہیں، اپنے وقت کے بہت بڑے محدث تھے، کئی علماء آپ کی مدح کی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الجرح و التعدیل ج 5 ص 325

الکامل ج 6 ص 280

تھذیب الکمال ج 19 ص 89

مراۃ الجنان ج 2 ص 176

منھج الاحمد ج 1 ص 223

(2) ابو زرعہ، عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد اللہ بن صفوان بن عمرو النصری الدمشقی

آپ، حافظ الحدیث، امام، محدث تھے، تصانیف میں التاریخ، الفوائد اور الطبقات نامی کتب چھوڑی ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلۃ ج 2 ص 73

تھذیب الکمال ج 18 ص 301

الدر المنضد ج 1 ص 66

(3) ابوزرعہ، احمد بن عبدالرحیم بن الحسین الکردی، الرازیانی ثم المصری
ولی الدین اور ابن العراق لقب ہیں، ولادت اور وفات مصر قاہرہ میں ہوئی، مصر میں قاضی القضاء رہے ہیں،
تصانیف میں البيان التوضيح لمن اخرج له في الصحيح و قد مس بضرب من التجريح ،
الاطراف باوهام الاطراف للمزي، اور اسی پر ذیل لکھا، الوفیات کے نام سے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الضوء اللامع ج 1 ص 336
الاعلام ج 1 ص 148

زجاج

(1) ابو اسحاق، ابراھیم بن السری بن سھل الزجاج

نحو اور لغت کے عالم تھے، ولادت بغداد میں ہوئی، تصانیف میں **معاني القرآن ، الاشتقاق ، خلق الانسان ، الامالي**، وغیرہ شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البلغة في تراجم ائمة النحو و اللغة ص 2

بغية الوعاة ج 1 **ص** 411

تاريخ بغداد ج 6 **ص** 89

نوٹ:

لفظ زجاج کی وجہ سے کئی لوگ زجاجی کے معاملے میں بھی مشتبہ ہو جاتے ہیں اس لیے زجاجی کا ترجمہ (تعارف) درج ذیل ہے۔

(2) ابو القاسم عبدالرحمٰن بن اسحاق النھاوندی الزجاجی

نھاوند میں پیدا ہوئے، بغداد میں تربیت حاصل کی، دمشق میں رہے اور شام کے شہر طبریہ میں وصال ہوا، تصانیف میں **الجمل الكبرىٰ ، ايضاح في علل النحو** اور **الزاهر** شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تذكرة الحفاظ ج 3 **ص** 49

البلغة في تراجم ائمة النحو و اللغة ص 32

تاريخ دمشق ج 34 **ص** 202

زیلعی

اس نام سے چار افراد ہیں

(1) ابو عمرو، عثمان بن علی بن محجن البارعی الزیلعی الحنفی (صاحب تبیین الحقائق)
فخر الدین لقب ہے ،آپ زیلع کی طرف منسوب ہے جو آج کل صومالیہ میں واقع ہے۔عظیم فقیہ اور مفتی تھے۔705ہجری میں قاہرہ گئے اور وہی پر وفات بھی ہوئی۔آپ کی مشہور کتابوں میں چند یہ ہیں: **تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق**، **ترکۃ الکلام علی احادیث الاحکام** اور **شرح الجامع الکبیر**۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الجواهر المضية في طبقات الحنفيه ج 1 ص 345
الدرر الكامنة ج 3 ص 258

(2) ابو محمد، عبداللہ بن یوسف بن محمد الحنفی (صاحب نصب الرایہ فی تخریج احادیث الهدایة)
جمال الدین لقب ہے ،آپ فخر الدین زیلعی کے شاگرد ہیں۔آپ بھی فقیہ اور محدث تھے۔آپ کی مشہور کتابوں میں **نصب الرایہ فی تخریج احادیث الهدایة** اور **الکاف الشاف بتحریر احادیث الکشاف** شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
البدر الطالع ج 1 ص 382
الدرر الكامنة ج 3 ص 95

(3) احمد بن عمر زیلعی عقیلی
حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ فقیہ اور صوفی تھے۔آپ کا انتقال لُحیہ نامی علاقے میں ہوا۔آپ نے تصوف میں ایک کتاب بنام **ثمرة الحقيقة ومرشد السالكين الى اوضح طريقة** لکھی ہے۔

(4) حسین بن ابراہیم بن حسن جبرتی عقیلی حنفی

آپ فقیہ ہیں، لیکن علم فلکیات میں آپ زیادہ ماہر تھے۔آپ کے چند رسائل کا تذکرہ ملتا ہے رفع الاشکال، **حقائق الدقائق** اور **العقد الثمین فیما یتعلق بالموازین** وغیرہ۔

زرکشی

اس نام سے دو افراد ہیں: دونوں ہی علم و فضل میں کمال رکھتے ہیں۔

(1) ابو عبداللہ، محمد بن عبداللہ بن محمد الزرکشی المصری

شمس الدین لقب ہے، حنبلی المذہب فقیہ تھے، فقہ کو امام موفق الدین عبداللہ الحجاوی سے حاصل کیا اور فقہ کے ساتھ ساتھ علم حدیث میں بھی ید طولہ رکھتے تھے، 772 ہجری قاہرہ میں وفات پائی، تصانیف میں شرح الخرقي مشہور ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

شذرات الذهب ج 6 ص 223

معجم المؤلفین ج 10 ص 239

المنهج الاحمد ص 562

(2) محمد بن بهادر بن عبداللہ الزرکشی المصری

شافعی المذہب، اصولی، فقیہ اور امام المذہب تھے۔ تصانیف میں البحر المحیط فی اصول الفقه، سلاسل الذهب، اور تشنیف المسامع شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الدرر الكامنة ج 4 ص 18

شذرات الذهب ج 6 ص 335

النجوم الزاهرة ج 12 ص 134

سبکی

اس نام سے تین افراد ہیں دو تو باپ بیٹے ہیں۔

(1)ابوالحسن علی بن عبدالکافی بن علی بن تمام السبکی الانصاری الخزرجی
تقی الدین لقب ہے، شافعی المذہب تھے، 683 ھجری میں پیدا ہوئے، حفاظ مفسرین میں سے ایک ہیں، امام تاج الدین سبکی رحمۃاللہ علیہ کے والد ہیں، 751 یا756 ہجری میں وفات پائی۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
ذیل تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 39
طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 10 ص 139

(2)ابونصر، عبدالوھاب بن علی بن عبدالکافی الشافعی السبکی (تاج الدین سبکی)
تاج الدین سبکی لقب ہے۔ مشہور امام ہیں، فقیہ، اصولی، لغوی اور محدث ہیں، تصانیف میں **جمع الجوامع**، **تكملة شرح منهاج البيضاوي**،اور **رفع الحاجب عن المختصر ابن الحاجب** ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الدرر الكامنة ج 3 ص 39
شذرات الذهب ج 6 ص 221

(3) محمود بن احمد بن خطاب السبکی
مالکی المذہب تھے، شارح، فقیہ اور محدث تھے، 1274 ھجری مصر میں پیدا ہوئے، تصانیف میں **الدين الخالص**اور **شرح سنن ابي داؤد** شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
معجم المؤلفين ج 12 ص 193
الاعلام ج 7 ص 186

سرخسی

اس نام سے چھ افراد ہیں

(1) ابو بکر، محمد بن احمد بن سہل (صاحب المبسوط)

شمس الائمہ لقب ہے، مشہور امام سرخسی یہی ہیں، خراسان کے علاقے "سرخس" میں پیدا ہوئے۔آپ کا شمار فقہاء حنفیہّ کی عظیم شخصیات اور مجتہدین میں ہوتا ہے۔آپ کی سب سے مشہور کتاب "المبسوط" ہے جو تیس جلدوں پر مشتمل ہے، یہ کتاب آپ نے اوزجند کے جیل سے شاگردوں کو املاء کروائی ہے۔دیگر کتابوں میں شرح الجامع الکبیر ،شرح السیر الکبیر ،شرح مختصر الطحاوي ، الاصول شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے اس کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الجواهر المضية ج 2 ص 315

(2) ابو العباس احمد بن محمد بن مروان بن طیب السرخسی

آپ کو فلسفہ میں خاص مہارت حاصل تھی،اس کے علاوہ تاریخ،سیاست،ادب اور فنون کے بھی عالم تھے۔آپ کی پیدائش بھی "سرخس" میں ہوئی۔آپ مشہور فلسفی کندی کے شاگرد رہے ہیں اور خلیفہ عباسی معتضد باللہ کے استاد رہے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں كتاب السياسة، المدخل الى صناعة النجوم ، كتاب الموسيقي ، المسالك والممالک، الجلساء والمجالسة، كتاب النفس، اور كتاب الشطرنج، وغیرہ شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

لسان الميزان ج 1 ص 189

معجم الادباء ج 1 ص 158

(3) اسماعیل بن ابراہیم بن محمد سرخسی

آپ حافظ اسحاق القراب کے بھائی تھے۔فقیہ اور ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ مشہور قاری اور قراءات میں امام تھے۔آپ نے مناقب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

(4)ابو بکر، عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی
آپ حنفی فقیہ تھے۔آپ کی پیدائش بھی سرخس میں ہوئی اور بعد میں خوزستان منتقل ہوگئے۔بصرہ میں دو بار قاضی مقرر ہوئے۔آپ کی کتابوں میں مشہور کتاب "**تكملة التجريد للكرماني**" ہے۔

(5)عبیداللہ بن سعید بن یحییٰ السرخسی
آپ حفاظِ حدیث میں سے تھے۔امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے بھی آپ سے روایات لی ہیں۔

(6)محمد بن محمد الحنفی السرخسی
عظیم حنفی فقیہ تھے۔حلب میں رہتے تھے اور پھر دمشق منتقل ہوئے،وہیں پر وفات پائی۔آپ کی تصانیف میں **المحيط الرضوي ، المحيط ، الطريقة الرضوية ، الوسيط** اور **الوجيز** شامل ہیں

شاشی

اس نام تین افراد ہیں

(1) ابو علی، احمد بن محمد بن اسحاق الحنفی الشاشی (صاحب اصول الشاشی)
حنفی المذہب تھے، اصولی اور فقیہ تھے بغداد میں رہائش پذیر تھے اور وہی درس دیتے تھے آپ کی ایک مشہور کتاب "اصول الشاشی" ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الفوائد البهية ص 244
الجواهر المضية ج 1 ص 98
تاریخ بغداد ج 4 ص 392

(2) ابو بکر، محمد بن علی بن اسماعیل القفال الشاشی الشافعی
291 ھجری میں پیدا ہوئے، امام المذھب تھے، تاریخ وفات میں اختلاف ہے مگر اکثر 336 ھجری پر متفق ہیں، تصانیف میں شرح رسالة الشافعية مشہور ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الشافعية الكبرىٰ ج 3 ص 200
طبقات الفقهاء للشيرازی ص 112
وفيات الاعيان ج 3 ص 338
شذرات الذهب ج 3 ص 51

(3) ابو بکر، عبد اللہ بن احمد القفال
خراسان میں شوافع کے شیخ تھے، 417 ہجری میں وفات پائی
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الفقهاء الشافعية لابن الصلاح ج 1 ص 496
شذرات الذهب ج 3 ص 206

نوٹ:

ابو بکر محمد بن علی کے ساتھ القفال آتا ہے اور ابو بکر عبد اللہ کے ساتھ القفال آتا ہے تو کس سے کونسا مراد ہے؟ جب بھی القفال الشاشی یا القفال الکبیر کہا جائے تو اس مراد ابو بکر محمد بن علی ہیں اور جب جب القفال المروزی یا صغیر المروزی کہا جائے تو اس سے مراد ابو بکر عبد اللہ ہیں۔

شاطبی

اس نام سے چار افراد ہیں

(1) ابو محمد، القاسم بن فیرہ بن ابی القاسم خلف بن احمد الرعینی الاندلسی الشاطبیؒ (صاحب بحرز الاماني)
شافعی المذہب تھے، 538 ہجری میں پیدا ہوئے، تصانیف میں قصيدة الموسومة، اور بحرز الاماني جو متن شاطبیہ سے بھی مشہور ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الشافعية الكبریٰ ج 8 ص 271
طبقات الشافعية ج 2 ص 35

(2) ابو عبداللہ، محمد بن سلیمان بن محمد المعافری الشاطبیؒ
585 ہجری شاطبہ میں پیدا ہوئے، ابن ابی الربیع بھی کہا جاتا ہے، مشہور عالم قرائت ہیں، فقیہ اور محدث تھے، اندلس، شام، حجاز مقدس، مصر سفر کیا، 672 ہجری میں وفات پائی، تصانیف میں اللمعة الجامعة ، شرف المراتب و المنازل اور النبذ الجلية في الفاظ اصطلح عليها الصوفية شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
النجوم الزاهرة ج 7 ص 243
الوافی بالوفيات ج 3 ص 128

(3) ابو عبداللہ، محمد بن علی بن یوسف الانصاری الشاطبیؒ
رضی الدین لقب ہے، لغۃ کے عالم تھے، 601 ہجری میں پیدا ہوئے، اور 684 ہجری قاھرہ میں وفات پائی، تصانیف میں "حواش" مشہور ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
طبقات الشافعية ج 3 ص 181
المعين في طبقات المحدثين ص 81
شذرات الذهب ج 5 ص 388

(4)ابو اسحاق، ابراھیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الشاطبیؒ

غرناطہ کے رہائشی تھے، اصولی، حافظ الحدیث اور ائمہ مالکیہ میں سے تھے، 790 ہجری میں وفات پائی، تصانیف میں **الموافقات في اصول الفقه** اور **الاعتصام** شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

معجم المؤلفين ج 1 ص 118

الاعلام ج 1 ص 75

طبری

اس نام سے چھ افراد ہیں

(1) ابو جعفر، محمد بن جریر بن یزید طبری (صاحب تفسیر طبری)

ابن جریر طبری اس لقب سے سب سے مشہور شخصیت یہی ہے، مشہور مؤرخ و مفسر گزرے ہیں۔ طبرستان کے علاقے آمل میں پیدا ہوئے اور پھر بغداد منتقل ہو کر وہی پر وفات پائی۔آپ ثقہ مؤرخین میں سے ہیں۔ابن اثیر فرماتے ہیں کہ نقل تاریخ میں ابو جعفر اوثق تھے اور آپ کی تفسیر میں گہرا علم اور تحقیق نظر آتی ہے۔آپ کی مشہور کتابوں میں "**اخبار الرسل والملوک**" جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہے،"**جامع البيان في تفسير القرآن**" جو تفسیر طبری کے نام سے مشہور رہے ان کے علاوہ، **اختلاف الفقهاء** ، **المسترشد**، **جزء في الاعتقاد** ،**القراءات** وغیرہ شامل ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(2) ابو علی، حسین بن قاسم

آپ شافعی فقیہ تھے۔آپ کی پیدائش طبرستان میں ہوئی اور وفات بغداد میں ۔آپ ابن ابی ہریرۃ کے شاگرد رہے ہیں۔فقہ،اصول فقہ اور علم کلام میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ابن کثیر فرماتے ہیں کہ آپ نے سب سے پہلے علم خلاف میں کتاب لکھی ہے۔آپ کی کتابوں میں **المحرر** ،**الايضاح** اور **العدة** شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(3) ابو طیب، طاہر بن عبد اللہ طبری

فقہاء شافعیہ میں سے تھے ۔طبرستان کے علاقے آمل میں پیدا ہوئے اور پھر بغداد آئے، وفات بھی وہی ہوئی۔ کرخ کے علاقے میں قاضی بھی رہے ہیں۔آپ کی کتابوں میں فقہ شافعی کی "**شرح مختصر المزني**" گیارہ جلدوں میں، **جواب في السماع والغناء** اور فروع فقه شافعي میں **التعليقة الكبرى** شامل ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(4) ابو احمد، ابراہیم بن محمد طبری

رضی الدین لقب ہے۔اپنے زمانے میں مکہ کے بڑے شیوخ میں سے تھے اور شافعی تھے۔علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ

آپ پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک حدیث پڑھاتے رہے ہیں۔آپ کی کتابوں میں **المنتخب فيدي علم الحديث ،تساعيات** اور **اختصار شرح السنة للبغوی** شامل ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(5)ابو العباس،احمد بن عبد اللہ طبری
محب الدین طبری لقب ہے۔آپ حافظ الحدیث اور شافعی فقیہ تھے۔آپ کی پیدائش اور وفات مکہ میں ہوئی اور آپ شیخ الحرم رہے ہیں۔آپ کی کتابوں میں **السمط الثمين في مناقب امهات المؤمنين، الرياض النضرة فی مناقب العشرة ،القری لقاصد ام القری ،ذخائر العقبي في مناقب ذوی القربی** اور **الاحکام** شامل ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(6) محمد بن علی ابن المحب طبری
آپ حسینی شافعی تھے۔مؤرخ تھے اور "الجمال الاخیر"کے لقب سے متصف تھے۔پیدائش اور انتقال مکہ میں ہوئی۔آپ کی کتابوں میں **عقود الجمان في سلطنة آل عثمان ،إتحاف فضلاء الزمن بتاريخ ولاية بني الحسن ،الحجة الناهضة في إبطال مذهب الرافضة ،إمتاع البصر والقلب والسمع في شرح المعلقات السبع** شامل ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طوسی

اس نام سے تین افراد ہیں۔

(1) محمد بن الحسن بن علی الطوسی

مفسر اور فقیہ تھے، امام ذھبی فرمائے ہیں کہ پہلے فقہ شافعی پڑھا پھر شیعہ ہو گیا العیاذ باللہ، 385 ہجری میں پیدائش ہوئی، کئی حفاظ نے بد عتی ہونے کی وجہ اعراض کیا، اور ان کی کتب کئی بار جلادی گئیں، 460 ہجری میں وفات ہوئی ، تصانیف میں تهذيب الاحكام ، مختلف الاخبار اور المفصح في الامامة شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سير اعلام النبلاء ج 18 ص 335

تاريخ الاسلام ج 2 ص 135

الوافی ج 2 ص 349

(2) ابو جعفر، محمد بن محمد بن الحسن الطوسی

ان کی شہرت خواجہ محمد سے ہے، 598 ہجری طوس میں پیدا ہوئے، علوم عقلیہ میں ماہر تھے، اور اس وقت آپ بغداد میں بھی تھے جب تاتاریوں نے حملہ کیا تھا، تصانیف میں شکل القطاع ، تحرير اصول اقليدس اور تجريد العقائد شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البداية و النهاية ج 13 ص 267

شذرات الذهب ج 5 ص 339

(3) ابو محمد، عبد العزیز بن محمد بن علی الطوسی

ضیاء الدین لقب ہے، فقہائے شافعیہ میں سے تھے، دمشق میں رہے اور وہیں درس دیا، تصانیف میں مصباح الحاوی ، مفتاح الفتاویٰ ، شرح الحاوي الصغير للقزويني ، كاشف الرموز اور شرح مختصر ابن الحاجب في الاصول شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

شذرات الذهب ج 6 ص 18

طبقات الشافعية للسبكي ج 10 ص 85

ابو عبدالرحمن السلمی

اس نام سے دو افراد ہیں ایک تابعی اور دوسرے صوفی بزرگ

(1) ابو عبدالرحمٰن، عبداللہ بن حبیب السلمی الکوفی

قاری قرآن، محدث اور تابعی تھے، 10 سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم السلام سے روایت کی ہیں، 73 ہجری کوفہ کی مسجد میں انتقال ہوا

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 50

طبقات ابن سعد ج 6 ص 121

تهذيب التهذيب ج 5 ص 184

(2) ابو عبدالرحمٰن، محمد بن حسین بن محمد السلمی

آپ کی ولادت 326 ہجری میں ہوئی، اور وفات 412 ہجری میں، آپ صوفی بزرگ تھے، اس وجہ سے نام کے ساتھ "الصوفی" آتا ہے، تصانیف میں مقدمة في التصوف ، طبقات الصوفية اور حقائق التفسير شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

سير اعلام النبلاء ج 17 ص 249

تاريخ بغداد ج 24 ص 2

عبد الحي

اس نام سے تین افراد ہیں دو تو اہلسنت کے اسلاف سے ہیں جبکہ تیسرا دیوبندی نظریات سے تھا

(1) ابوالحسنات محمد عبد الحي بن عبد الحلیم انصاری لکھنوی (صاحب الرفع و التكميل في اصول الجرح و التعديل)

صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، 26 ذیقعدہ 1264 ہجری میں پیدا ہوئے، محدث، فقیہ اور مؤرخ تھے، 1304 ہجری 39 سال کی عمر میں وفات ہوئی، تصانیف کی تعداد 70 سے زیادہ ہے جن میں مشہور یہ ہیں: الرفع و التكميل في اصول الجرح و التعديل، ظفر الاماني، مجموعة الفتاوىٰ، التعليق الممجد۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(2) ابو عبد الاحد عبد الحي بن عبد الكبير بن محمد بن عبد الواحد الكتاني الادريسي الحسني

1302 ہجری میں پیدا ہوئے، امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل کی، آپ مصنف، فقیہ، شاعر، صوفی، مؤرخ تھے، اور محدث مغرب کہلاتے ہیں، 1382 ہجری میں وفات پائی، تصانیف 40 سے زائد ہیں جن میں مشہور فهرس الفهارس، التراتيب الادارية ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

(3) عبد الحي بن فخر الدين بن عبد اللہ لکھنوی حسنی

1286 ہجری میں پیدا ہوا، یوبندی عقیدہ رکھتا تھا اور اکابرین دیوبند سے تعلقات تھے

تصانیف میں مشہور نزهة الخواطر، تذكرة الابرار، الهند في العهد الاسلامی شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

نوٹ:

جب بھی عبد الحی لکھنوی کہا جائے تو اس سے مراد عبد الحي بن عبد الحلیم ہوں گے۔

عکبری

اس نام سے چار افراد ہیں

(1) ابو عبداللہ، عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العکبری

ابن بطہ سے مشہور ہیں، محدث، فقیہہ اور حنابلہ کے کبار علماء میں سے تھے، عکبر میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی، چالیس سال تک کئی بھی سفر نہیں کیا، تصانیف کی تعداد 100 سے زیادہ ہے جس میں چند یہ ہیں الشرح و الابانودۃ علی اصول السنۃ و الدیانۃ، السنن، الانکار علی من قضی بکتب الصحف الاولی، اور التفرد و العزلۃ۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلۃ ج 2 ص 124

تاریخ بغداد 10 ص 371

تاریخ دمشق ج 38 ص 105

(2) ابو علی، حسن بن شھاب بن حسن بن علی العکبری

336 ہجری میں پیدا ہوئے، فقیہ اور محدث تھے، فقہ، فرائض اور نحو میں کتابیں لکھیں، مشہور کتابوں میں رسالۃ في اصول الفقه ملتی ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلۃ ج 3 ص 341

تاریخ بغداد ج 7 ص 329

سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 542

(3) ابو البقاء، عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن حسین البغدادی، النحوی، الحنبلی

امام محب الدین لقب ہے، 538 ہجری سے پہلے بغداد میں پیدا ہوئے، تصانیف میں اعراب القرآن، اعراب الحدیث، اعراب الشواذ شرح الفصیح، شرح الحماسۃ، اور شرح المقامات شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل طبقات الحنابلۃ لابن الحاجب ص 227

بغية الوعاة في طبقات الغويين و النحاة ج 2 ص 38

(4) ابو محمد، عبد الجبار بن عبد الخالق بن محمد بن ابو نصر العکبری

جلال الدین لقب ہے، فقیہ، مفسر اور اصولی تھے، 617 ہجری بغداد میں پیدا ہوئے، تصانیف میں المقدمة فيدي اصول الفقه مشہور ہے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

المقصد الارشد ج 2 ص 165

ذيل طبقات الحنابلة ص 303

شذرات الذهب ج 5 ص 373

طبقات المفسرين ص 48

عکرمه

اس نام سے دو افراد ہیں ایک صحابی رسول اور دوسرے تابعی

(1) ابو عثمان، عکرمہ بن ابو عمرو (ابو جہل) بن ہشام بن مغیرہ بن القرشی، المخزومی
صحابہ رسول تھے، فتح مکہ کے دن اسلام لائے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شام کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہوئے، اور یوم اجنادین کے دن شہید ہوئے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
اسد الغابہ ج 4 ص 77
طبقات الکبریٰ ج 5 ص 444
الاصابہ ج 4 ص 538

(2) ابو عبداللہ، عکرمہ بن ابراھیم الازدی
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، علم تفسیر کے جاننے والے تھے، کسی نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ سے بھی زیادہ کوئی علم والا ہے تو آپ فرمایا عکرمہ۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 12
الکنی و الاسماء ج 2 ص تاریخ دمشق ج 41 ص 76

فراء

اس نام سے تین افراد ہیں: پہلے اور دوسرے باپ بیٹے ہیں جبکہ تیسرے نحوی ہیں۔

(1) ابو یعلی، محمد بن الحسین بن محمد بن خلف بن الفراء

حنابلہ کے شیخ ہیں، اصول، فروع، انواع الفنون کے عالم تھے، 380 ہجری بغداد میں پیدا ہوئے، تصانیف میں الایمان، الاحکام السلطانیة، العدة، الکفایة، المجرد في الفقه علی مذهب احمد شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 3 ص 361

العبر ج 3 ص 245

تاریخ الاسلام ج 30 ص 453

الوافی بالوفیات ج 3 ص 8

المنهج الاحمد ج 2 ص 128

(2) ابو الحسین، محمد بن محمد بن الحسین بن محمد بن الفراء

سابقہ شیخ المذهب کے بیٹے ہیں، انکی چھوٹی عمر میں والد انتقال کر گئے، فقیہ، مناظر، مفتی، اور آئمہ میں شمار ہوتے ہیں، سنت رسول صلی للہ علیہ وسلم کے معاملے میں بڑے متشدد تھے، تصانیف میں المجموع في الفروع، رؤس المسائل و المفردات في الفقه، قتل من اجل اخذ ماله، اور لیلة الجمعة لیلة عاشوراء شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

البدایة و النهایة ج 12 ص 204

المنهج الاحمد ج 2 ص 275

الدرر المنضد ج 1 ص 243

شذرات الذهب ج 4 ص 82

(3) ابوزکریا، یحییٰ بن زیاد بن عبداللہ بن منظور الدیلمی

امام الکوفیین اور فراء لقب ہے، اھل کوفہ میں سب سے زیادہ نحو، لغت اور فنون ادب کو جاننے والے تھے، منقول ہے کہ فراء امیر المومنین فی النحو ہیں، ثعلث کہتے ہیں کہ اگر فراء نہ ہوتے تو لغۃ نہ ہوتی، کوفہ میں پیدا ہوئے، بغداد منتقل ہوئے اور مامون الرشید نے ان کو اپنے بیٹے کی تربیت کے لیے مقرر کیا، مکہ جاتے ہوئے راستے میں انتقال کرگئے، تصانیف میں معاني القرآن ، المذكر و المؤنث ، ماتلحن فيه العامة ، آله الكتاب شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تاریخ بغداد ج 14 ص 149

سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 118

طبقات المفسرین ص 29

ابن قدامه

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو محمد، عبداللہ بن احمد ابن قدامۃ المقدسی الحنبلی (صاحب **المغنی**)

مؤفق الدین لقب ہے، 541 ہجری میں پیدا ہوئے، اور وفات 620 ہجری میں ہوئی تصانیف میں **المغنی**، روضۃ الناظر مشہور ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

ذیل طبقات الحنابلۃ ج 1 ص 237

سیر اعلام النبلاء ج 22 ص 166

شذرات الذهب ج 5 ص 88

(2) ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی ابن قدامہ المقدسی الحنبلی

705 ہجری میں پیدا ہوئے، 744 ہجری میں وفات پائی، جب امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کا رد لکھا تو ان کے جواب میں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "الصارم المنكي في رد على بن السبكي" ہے۔

نوٹ:

ان دو کے ناموں کی تمیز کے لیے ثانی الذکر کو ابن قدامہ الصغیر بھی کہا جاتا ہے۔

قرطبی

اس نام سے دو افراد ہیں ایک لغوی جبکہ دوسرے صاحب تفسیر قرطبیؒ ہیں۔

(1) ابو بکر، یحییٰ بن سعدون بن تمام بن محمد الازدی القرطبیؒ

لغت اور نحو میں امام مانے جاتے ہیں، 487 ہجری میں پیدا ہوئے، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صائن الدین لقب تھا ثقہ اور متقن تھے، عربی ادب میں اچھے جاننے والے اور علل قرائت میں ماہر تھے موصل میں عید الفطر کے دن انتقال ہوا

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الغویین و النحاۃ ج 2 ص 334

تاریخ دمشق ج 64 ص 230

سیر اعلام النبلاء ج 20 ص 546

(2) ابو عبداللہ، محمد بن احمد بن ابو بکر الاندلسی القرطبیؒ (صاحب تفسیر قرطبیؒ)

مفسر قرآن تھے، جو ان کے کثرت علم پر دلالت کرتی ہے، تصانیف میں **الجامع الاحکام القرآن** ہے جو تفسیر قرطبیؒ کے نام مشہور ہے اور مشہور امام قرطبیؒ یہی ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الدیباج المذہب ج 2 ص 308

الوافی بالوفیات ج 2 ص 122

شذرات الذہب ج 7 ص 584

قشیری

اس نام سے دو افراد ہیں ایک تو صاحب رسالہ قشیریہ ہیں دوسرے ان کے بیٹے دونوں علم و فضل میں بلند مقام رکھتے ہیں

(1) ابو القاسم، عبد الکریم بن ھوازن بن عبد الملک بن طلحہ النیسابوری القشیری (صاحب رسالہ قشیریہ) بنی قشیر بن کعب سے تعلق ہونے کی وجہ سے قشیری کہلائے، مشہور امام قشیری یہی ہیں، 346 ھجری میں پیدا ہوئے، خراسان میں اپنے وقت کے شیخ تھے، نیشاپور میں اقامت اختیار کی اور وہیں انتقال ہوا، سلطان الپ ارسلان ان کے پاس آتے تھے اور بڑی تعظیم کرتے تھے، تصانیف میں التیسیر في التفسیر، لطائف الاشارات ،اور رسالہ قشیریہ شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعية الکبریٰ ج 5 ص 153

طبقات الشافعية ج 1 ص 254

طبقات المفسرین ص 61

(2) ابو نصر، عبد الرحیم بن عبد الکریم بن ھوازن القشیری الشافعی

صاحب رسالہ قشیریہ کے بیٹے ہیں، اصولی، فقیہ اور مفسر تھے، تصانیف میں تفسیر القران، اور الموضح فیدي فروع الفقه الشافعي شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعية ج 1 ص 285

البداية و النهاية ج 16 ص 249

معجم المؤلفین ج 5 ص 207

مبرد

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو العباس، محمد بن یزید بن عبد الاکبر
210 ہجری میں پیدا ہوئے، علم نحو میں امام اور حافظ علم العربیہ ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
تاریخ بغداد ج 3 ص 380
تاریخ دمشق ج 56 ص 246
سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 576

(2) یوسف بن حسن بن احمد بن حسن بن عبد الھادی الصالحی (امام مبرد)
جمال الدین لقب ہے، مشہور امام ابن المبرد یہی ہیں، 840 ہجری میں پیدا ہوئے، علاقہ صالحیہ سے تھے، فقہائے حنابلہ میں شمار ہوتے ہیں، کئی علوم پر مہارت حاصل تھی۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
شذرات الذهب ج 8 ص 42
الضوء اللامع ج 10 ص 308

نوٹ:
ان کے علاوہ بھی ایک اور عبد الھادی الصالحی ہیں کئی لوگوں نے اُنہیں مبرد سمجھ لیا ہے ان کا تعارف بھی درج ذیل ہے تاکہ مغالطہ دور ہو سکے

ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد الہادی ابن قدامہ المقدسی الحنبلی
705 ہجری میں پیدا ہوئے، 744 ہجری میں وفات پائی، جب امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن تیمیہ کا در لکھا تو ان کے جواب میں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "الصارم المنكي في رد على بن السبكي" ہے۔

مروزی

اس نام سے تین افراد ہیں

(1) ابو بکر، احمد بن محمد بن الحجاج بن عبداللہ المروزی

امام، فقیہ، محدث اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی تھے، آپ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کئی مسائل روایت کیے ہیں، تصانیف میں السنن، شواھد الحدیث، اور المناسک و الورع شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الحنابلة ج 1 ص 137

الكامل ج 6 ص 653

العبر ج 2 ص 60

الوافي بالوفيات ج 7 ص 256

الدر المنضد ج 1 ص 63

شذرات الذهب ج 2 ص 166

(2) ابو اسحاق، ابراھیم بن احمد بن اسحاق المروزی

شافعی فقیہ تھے، بغداد میں طویل عرصہ رہے وہیں درس دیا فتویٰ جاری کیے پھر مصر آ گئے اور یہی انتقال ہوا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب آپ کو دفن کیا گیا۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعية لابن قاض شهبة ج 1 ص 105

وفيات الاعيان ج 1 ص 7

طبقات الفقهاء ج 1 ص 203

(3) ابو حامد، احمد بن بشر بن عامر العامری

ائمہ شوافع میں سے ایک ہیں، **مختصر المزنی** کی شرح کی، اور اصول میں **الاشراف علی الاصول** لکھی، الجامع نام سے ایک کتاب لکھی جس میں مذہب شافعی کے اصول اور فروع کو یکجا کر دیا، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ قاضی ابو حامد سے جانے جاتے ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

وفیات الاعیان ج 1 ص 52

طبقات الشافعیة الکبریٰ ج 3 ص 12

شذرات الذہب ج 3 ص 40

معافی

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو مسعود، المعافی بن عمران بن الازدی الموصلی

اپنے زمانے میں جزیرہ کے شیخ تھے، حفاظ حدیث میں شمار ہوتے ہیں، سنن، زھد، ادب اور فتن کے موضوعات پر کتب تحریر کیں، 60 سال کی عمر میں انتقال ہوا

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تقریب التھذیب ج 1 ص 537

تھذیب الکمال ج 28 ص 148

(2) ابو الفرج، المعافی بن زکریا بن یحییٰ الجریری النھروانی

305 ہجری میں پیدا ہوئے، ادیب، فقیہ، اور قاضی القضاء تھے، آپ کے بال انتہائی خوبصورت تھے، نھروان (عراق) میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال ہوا، ان کو جریری اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ امام ابن جریر کے مذھب کے ماننے والے تھے، اپنے زمانے میں فقہ، نحو، لغت اور اصناف ادب کے بڑے عالم تھے۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

بغیۃ الوعاۃ ج 2 ص 293

تاریخ بغداد ج 13 ص 230

مقدسی

اس نام سے تین افراد ہیں

(1) ابو محمد، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی، الجماعیلی، الدمشقی، الحنبلی
تقی الدین لقب ہے، جناعیل نابلس میں 541 ہجری کو پیدا ہوئے، بچپن میں دمشق چلے گئے پھر اسکندریہ اور اصفہان کی طرف گئے اور انتقال مصر میں ہوا، مشہور حفاظ حدیث میں سے ہیں، تصانیف میں **عمدة الاحکام** ملتی ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
ذیل طبقات الحنابلة ج 1 ص 138
سیر اعلام النبلاء ج 21 ص 443

(2) ابو محمد، عبداللہ بن احمد ابن قدامۃ المقدسی الحنبلی (صاحب **المغنی**)
موَفق الدین لقب ہے، 541 ہجری میں پیدا ہوئے، اور وفات 620 ہجری میں ہوئی تصانیف میں **المغنی**، روضة الناظر مشہور ہیں۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
ذیل طبقات الحنابلة ج 1 ص 237
سیر اعلام النبلاء ج 22 ص 166
شذرات الذهب ج 5 ص 88

(3) ابو علی الحسن بن احمد بن حسن بن عبداللہ بن عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی
بدر الدین لقب ہے، فقیہ اور مفتی تھے، جامع دمشق میں محراب حنبلی میں حنابلہ کے امام تھے تصانیف میں التذکرة في اصول الفقه ملتی ہے۔
تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
الدرر الکامنة ج 2 ص 111
المقصد الارشد ج 1 ص 315

عبدالهادی

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) یوسف بن حسن بن احمد بن حسن بن عبدالھادی الصالحہ (امام ابن مبرد)
جمال الدین لقب ہے، مشہور امام ابن المبرد یہی ہیں، 840 ہجری میں پیدا ہوئے، علاقہ صالحیہ سے تھے، فقہائے حنابلہ میں شمار ہوتے ہیں، کئی علوم پر مہارت حاصل تھی۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:
شذرات الذھب ج 8 ص 42
الضوء اللامع ج 10 ص 308

(2) ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی ابن قدامہ المقدسی الحنبلی
705 ہجری میں پیدا ہوئے، 744 ہجری میں وفات پائی، جب امام سبکی رحمۃاللہ علیہ نے ابن تیمیہ کا در لکھا تو ان کے جواب میں انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "الصارم المنكي فيدي رد على بن السبكي" ہے۔

هروی

اس نام سے پانچ افراد ہیں

(1) ابو عبید، احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن الھروی

شافعی المذہب اور مفسر ہیں، تصانیف میں الغریبین ، غریب القرآن شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 4 ص 84

سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 136

شذرات الذھب ج 3 ص 161

(2) ابوالمظفر، محمد بن آدم الھروی بن کمال الھروی

414 ہجری میں پیدا ہوئے ، ادب ، نحو اور علم المعانی کے عالم تھے ، تصانیف میں شرح الحماسة ، شرح المتنبي ، شرح الاصلاح ، اور شرح امثال ابيدي عبيد شامل ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الجواھر المضیۃ ص 30

بغیۃ الوعاۃ ج 1 ص 7

(3) ابو سھل، محمد بن علی بن محمد الھروی

مصر جامع مسجد عمرو بن العاص میں مؤذنوں کے صدر تھے، 372 ہجری میں پیدا ہوئے، تصانیف میں التلویح في شرح الفصیح ، اسماء الاسد اور اسماء السیف ہیں

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

بغیۃ الوعاۃ ج 1 ص 190

انباہ الرواۃ ج 3 ص 195

(4) ابوذر، عبد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن غفیر الھروی

محدث اور مالکی المذہب تھے، کچھ مقامات پر آپ کا نام عبید ذکر کیا گیا ہے اور درست نام عبد ہے، 356 ہجری میں پیدا ہوئے، تصانیف میں تفسیر القران، مستدرک علی الصحیحین، السنۃ و الصفات

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

الدیباج المذھب في معرفة اعیان المذھب ص 119

سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 554

شذرات الذھب ج 3 ص 253

(5) ابو اسماعیل، عبداللہ بن محمد بن علی الانصاری الھروی

خراسان میں حنابلہ کے شیخ ہیں، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں، 396 ہجری میں پیدا ہوئے، سلفی عقیدہ رکھتے تھے، تصانیف میں ذم الکلام، الفارق الصفات، منازل السائرین، سیرۃ الامام احمد بن حنبل شامل ہیں۔

تفصیلی تعارف کے لیے ان کتب کی طرف مراجعت فرمائیں:

تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 249

طبقات الحفاظ ص 441

شذرات الذھب ج 3 ص 365

ہیثمی

اس نام سے دو افراد ہیں

(1) ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان مصری ہیثمی (صاحب **مجمع الزوائد**)
نور الدین لقب ہے آپ کی ولادت 735 ہجری میں ہوئی اور وفات 807 ہجری میں ہوئی۔آپ عظیم محدث تھے۔آپ کی تصانیف میں **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ترتيب الثقات ،تقريب البغية في ترتيب احاديث الحلية، مجمع البحرين في زوائد المعجمين، المقصد العلي، في زوائد ابي يعلى الموصلي ، زوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة ، موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان**، اور **غاية المقصد في زوائد احمد** شامل ہیں۔

(2) محمد بن ہیثم ہیثمی
آپ فقیہ اور یمن کے بادشاہ رہے ہیں۔یمن میں بنی الہیثم کی امارت آپ ہی سے شروع ہوئی تھی جو 85 سال تک جاری رہی۔

ابن نجیم

اس نام سے دو افراد ہیں دونوں حنفی اور فقیہ ہیں اور بھائی تھے

(1) زین الدین بن ابراہیم مصری (صاحب الاشباہ والنظائر)

مشہور فقیہ ہیں۔ابن نجیم مصری اور زین بن نجیم کی کنیت سے مشہور ہیں۔ان کی کتابوں میں "البحر الرائق" مشہور ہے جو "کنز الدقائق" کی مفصل شرح ہے،البتہ اس کی تکمیل نہ کرسکے، انہوں نے "باب الاجارۃ الفاسدۃ" تک ہی لکھی تھی۔اس کا تکملہ شیخ محمد بن حسین طوری نے لکھا ہے۔اس کے علاوہ آپ کی مشہور کتابوں میں الاشباہ والنظائر ، فتاوی زینیۃ، اور مجموعہ رسائل زینیۃ وغیرہ شامل ہیں۔ جب مطلق ابن نجیم بولا جاتا ہے تو اس سے یہی مراد ہوتے ہیں۔

(2) عمر بن ابراہیم سراج الدین ابن نجیم مصری (صاحب النہر الفائق)

یہ زین الدین بن نجیم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ عمر بن نجیم کے نام سے مشہور ہیں۔آپ نے کنز الدقائق کی ایک شرح لکھی ہے جس کا نام " النہر الفائق "ہے۔یہ بھی مکمل نہیں ہے،بلکہ انہوں نے کتاب القضاء تک ہی لکھی تھی۔ان کی فقہ میں ایک اور کتاب کا ذکر بھی ملتا ہے جس کا نام "اجابۃ السائل باختصار انفع الوسائل" ہے۔

نسفی

اس نام سے تین افراد ہیں اور تینوں ہی علم و فضل میں کمال رکھتے ہیں

(1) ابوالمعین میمون بن محمد بن محمد نسفی حنفی

اصول دین اور علم کلام کے بڑے عالم تھے۔ سمرقند اور بخارا میں رہے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں مشہور یہ ہیں: بحر الکلام، تبصرة الادلة، التمهيد لقواعد التوحيد، العمدة في اصول الدين ،العالم والمتعلم، ايضاح المحجة لكون العقل حجة ، شرح الجامع الكبير للشيباني ، مناهج الائمة شامل ہیں

(2) ابو حفص، عمر بن محمد بن احمد نسفی (صاحب شرح عقائد نسفیه)

آپ فقہاء حنفیہّ میں سے ہیں اور تفسیر، عربی ادب اور تاریخ کے عالم تھے۔ آپ کو "مفتی ثقلین" کہتے ہیں۔ نسف میں پیدا ہوئے اور سمرقند میں وفات پائی۔ منقول ہے کہ آپ نے تقریباً سو (100) کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: الاكمل الاطوال، التيسير في التفسير، المواقيت، تعداد شيوخ عمر، الاشعار بالمختار من الاشعار، نظم الجامع الصغير، قيد الاوابد، منظومة الخلافيات، القند في علماء سمرقند، تاريخ بخارى ،طلبة الطلبة ،العقائد

(3) ابوالبرکات، عبداللہ بن احمد بن محمود (صاحب تفسير مدارك التنزيل)

حافظ الدین لقب ہے، ازبکستان کے شہر نسف میں پیدا ہوئے۔ تفسیر، فقہ اور اصول فقہ میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ تینوں شخصیات میں سب سے مشہور "نسفی" یہی ہیں۔ آپ کی کتابوں میں تفسیر "مدارك التنزيل وحقائق التاويل "، فقہ میں "كنز الدقائق" اصول فقہ میں "المنار" (نورالانوار کا متن) اور منار کی شرح "كشف الاسرار"، فروعات میں "الوافي" اور "الكافي" ،جبکہ عقائد میں "عمدة العقائد" مشہور ہیں۔ ابو حفص نسفی کی کتاب "منظومة الخلاف" کی شرح بھی آپ نے "المصفى" کے نام سے لکھی ہے۔

تتمه

شیخین/شیخان فقہ اربعہ میں :

عموماکتابوں میں اسماء کے بجائے " شیخین " یا " شیخان " کا لقب استعمال ہوتا ہے، حدیث سے متعلق کتابوں میں اس لقب سے امام بخاری رحمۃاللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃاللہ علیہ مراد ہوتے ہیں، جبکہ فقہی کتب میں ہر مسلک کی کتابوں میں یہ لقب الگ الگ شخصیات کے لیے استعمال ہوتا ہے :

فقہ حنفی :

فقہاء حنفیہّ جب اپنی کتابوں میں شیخین لقب استعمال کرتے ہیں تو اس سے امام ابو حنیفہ ، نعمان بن ثابت رحمۃاللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ ،یعقوب بن ابراہیم رحمۃاللہ علیہ مراد ہوتے ہیں۔

فقہ مالکی :

مالکیہ کی کتابوں میں شیخین لقب سے امام قیروانی، عبداللہ بن ابی زید اور امام ابن القابسی رحمۃاللہ علیہ ، علی بن محمد بن خلف رحمۃاللہ علیہ مراد ہوتے ہیں۔

البتہ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ مالکیہ کی کتابوں میں اس لقب سے امام قیروانی رحمۃاللہ علیہ اور ابو بکر الابہری رحمۃاللہ علیہ ، محمد بن عبداللہ بن محمد رحمۃاللہ علیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

فقہ شافعی :

فقہاء شافعیہ کی کتابوں میں شیخین لقب شیخ رافعی،ابوالقاسم، عبدالکریم بن محمد قزوینی رحمۃاللہ علیہ اور امام نووی،ابوزکریا، یحیٰ بن شرف بن مری، محی الدین رحمۃاللہ علیہ مراد ہوتے ہیں۔اگر " شیوخ " کا لقب استعمال کیا جائے توان دونوں حضرات کے ساتھ شیخ ابونصر، تاج الدین سبکی رحمۃاللہ علیہ ، عبدالوہاب بن علی رحمۃاللہ علیہ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

فقہ حنبلی :

فقہ حنبلی کی کتابوں میں اس لقب سے "المحرر" کے مصنف شیخ موفق الدین،ابن قدامہ عبداللہ بن محمد المقدسی رحمۃاللہ علیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

قاضی فقہ اربعہ میں :

فقہ حنفی :
فقہ حنفی میں جب قاضی کہا جائے تو اس سے مراد امام ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ ہوتے ہیں

فقہ مالکی :
فقہ مالکی میں جب قاضی کہا جائے تو اس مراد قاضی عبدالوھاب بن نصر رحمۃاللہ علیہ ہوتے ہیں

فقہ شافعی :
فقہ شافعی میں جب قاضی کہا جائے تو اس سے مراد ابو علی الحسین بن محمد المروزی رحمۃاللہ علیہ ہوتے ہیں

فقہ حنبلی :
فقہ حنبلی میں جب قاضی کہا جائے تو اس سے مراد ابو یعلیٰ الفراء رحمۃاللہ علیہ ہوتے ہیں

متفرق:

*احناف جب قال البیھقی کہیں تو اس سے مقصود امام ابو القاسم اسماعیل بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ ہوتے ہیں

* شوافع جب قال البیھقی کہیں تو اس سے مقصود امام ابو بکر احمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ (صاحب شعب الإیمان) ہوتے ہیں اور جب مطلّقاً شوافع اپنی فقہ میں ابو اسحاق کہیں تو اس وہ المروزی ہوگے

*علم حدیث میں جب بخاری کہا جائے تو اس سے مراد امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوگا اور جب اصول میں بخاری کہا جائے تو اس سے مراد امام عبد العزیز بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوگا

*جب نحویوں میں مطلّقاً ابو عمرو کہا جائے تو اس سے مراد ابن العلاء ہوتے ہیں

*جب بصریون میں ابو العباس کہا جائے تو مراد مبرد ہوتے ہیں

*جب کوفیوں ابو العباس کہا جائے تو مراد ابن ثعلب ہوتے ہیں

*اور جب کتب نحو میں مطلّقاً اخفش کہا جائے تو اس مراد اخفش اوسط ہوتے ہیں ورنہ اکبر اور اصغر کے ساتھ قید لگادی جاتی ہے۔